مُعاشرتی عُلوم

ضِلع پشاور

تیسری جماعت کے لیے

این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

جملہ حقوق بحقِ این ۔ ڈبلیو ۔ ایف ۔ پی ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور محفوظ ہیں۔
تیار کردہ: این ۔ ڈبلیو ۔ ایف ۔ پی ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور و منظور شدہ محکمۂ تعلیم صوبہ سرحد
بطور واحدِ نصابی کتاب برائے جملہ مدارس ضلع پشاور

مُصنّفین:

(حِصّہ تاریخ) پروفیسر علاؤ الدّین خِلجی،
کالج آف ایجوکیشن، پشاور یونیورسٹی

(حِصّہ جُغرافیہ) سیّد کرامت علی شاہ بُخاری،
یونیورسٹی پبلک سکول، پشاور یونیورسٹی

نظرِ ثانی و تدوین نو: ڈاکٹر مُمتاز منگلوری، ماہرِ مضمون
محمّد حلیم، ماہر مضمون
این ۔ ڈبلیو ۔ ایف ۔ پی ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

لے آؤٹ و ڈیزائننگ: ڈاکٹر مُمتاز منگلوری

طابع: ثمرالدین قریشی

مطبع: ایس ۔ پی ۔ ایل پرنٹنگ پریس
جمرود انڈسٹریل اسٹیٹ پشاور

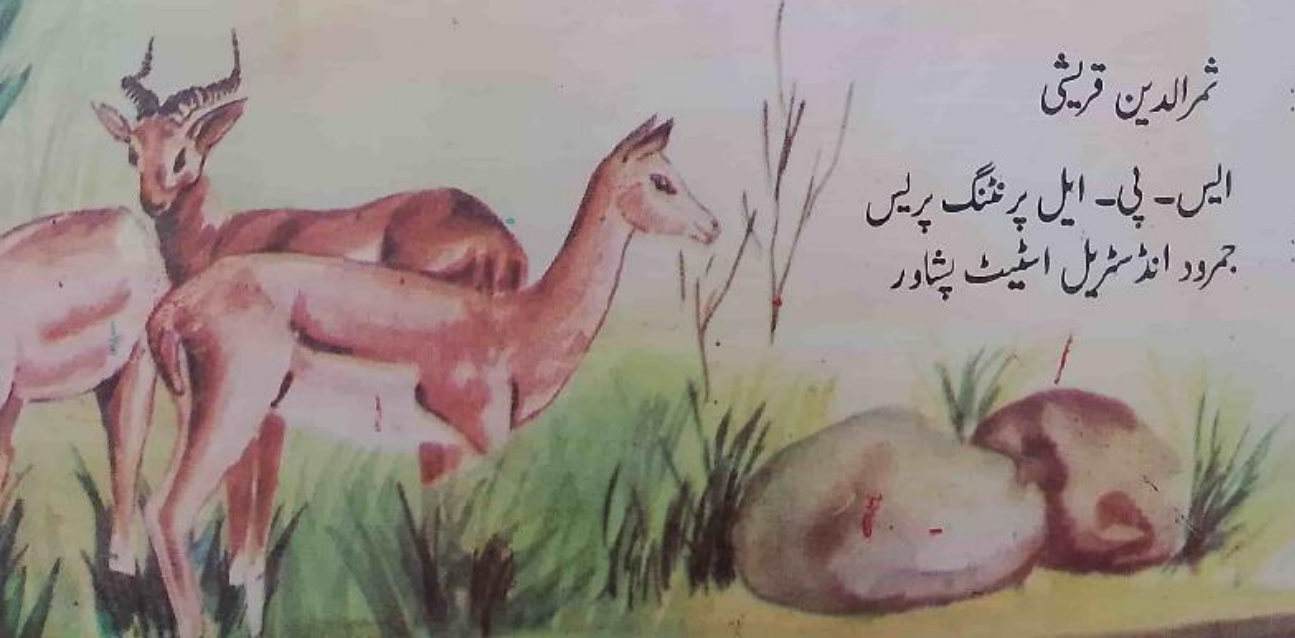

مُعاشرتی عُلوم

ضِلع پشاور

تیسری جماعت کے لیے

این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
(1)	ہمارا وطن	3
(2)	ہمارا ضلع	4
(3)	موسم اور آب و ہوا	8
(4)	ذرائع آب پاشی	11
(5)	جنگلات اور مویشی	14
(6)	معدنیات	18
(7)	صنعت اور گھریلو دستکاریاں	19
(8)	زرعی پیداوار	22
(9)	آبادی اور پیشے	26
(10)	سفر کے ذرائع	30
(11)	خبر کے ذرائع	34
12)	انتظامی تقسیم	37
(13)	رفاہِ عامہ کے ادارے	42
(14)	حضرت آدم علیہ السلام	46
(15)	حضرت ابراہیم علیہ السلام	48
(16)	حضرت موسیٰ علیہ السلام	50
(17)	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	52
(18)	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	54
(19)	ضلعے کی ایک اہم شخصیت	56

164-97

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

ہمارا وَطَن

پاکِستان ہمارا وَطَن ہے۔ یہ 14 اگست 1947ء کو بنا۔ مُسلمانوں نے قائداعظمؒ کے ساتھ مِل کر کوشش کی اور پاکِستان حاصِل کیا۔ ہم سب کو اپنے وَطَن سے بَہُت مَحبّت ہے۔ پاکِستان حاصِل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم آزاد ہوں اور اپنے مُلک میں اللہ اور اُس کے رسُولؐ کے بتائے ہُوئے طریقے کے مُطابق زِندگی گُزاریں۔

یہ ہمارا قومی جَھنڈا ہے۔ اِس میں دو رنگ ہیں، سَبز اور سُفید۔ جَھنڈے کا سَبز حِصّہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہاں رہنے والوں میں مُسلمان زیادہ ہیں۔ سُفید حِصّے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دُوسرے مذہبوں کے لوگ بھی یہاں رہتے ہیں۔ سَبز حِصّے پر چاند تارا بنا ہُوا ہے۔ ہمارا قومی جَھنڈا ہماری آزادی کا نِشان ہے۔ اپنے قومی جَھنڈے کا اَدَب اور اِس کی حِفاظت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

سوالات

1 ۔ پاکِستان کب بنا؟

2 ۔ پاکِستان حاصِل کرنے کا مقصد کیا تھا؟

3 ۔ ہمارے قومی جَھنڈے میں کون کون سے رنگ ہیں؟

4 ۔ ہمارے قومی جَھنڈے میں سَبز رنگ کیا ظاہر کرتا ہے؟

5 ۔ اپنی کاپی پر پاکِستان کا جَھنڈا بنائیے۔

ہمارا ضلع

ہمارے مُلک کے چار صُوبے ہیں۔ لوگوں کی آسانی اور انتظامی سہولت کے لیے ہمارے صُوبہ سرحد کو اکیس ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہمارا ضلع پشاور اِن میں سے ایک ہے۔ ہمارا ضلع فی الحال صرف ایک تحصیل پر مُشتمل ہے، یعنی تحصیلِ پشاور۔

ضلع کی تاریخ

پشاور کے علاقے پر تقریباً ایک ہزار سال پہلے ایک ہندو راجہ کی حکومت تھی۔ اُس زمانے میں غزنی (افغانستان) میں ایک مُسلمان بادشاہ سُبکتگین کی حکومت تھی۔ سُبکتگین نے ہندو راجہ کو شکست دے کر اِس علاقے پر قبضہ کر لیا۔ سُبکتگین کے بعد اُس کا بیٹا محمود غزنوی بادشاہ بنا۔ محمود کے بادشاہ بننے پر یہاں کے تمام ہندوؤں نے مِل کر اُس سے جنگ کی۔ سُلطان محمود غزنوی نے ہندوؤں کو بہت بُری شکست دی اور اِس علاقے میں ہندوؤں کی حکومت ختم ہو کر مُسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی۔ تقریباً پانچ سو سال پہلے ایک دُوسرا مُسلمان بادشاہ بابر کابل (افغانستان) سے یہاں آیا۔ اُس نے اِس علاقے پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کرلی۔ بابر بادشاہ کے بعد اُس کے خاندان کے مُختلف بادشاہ قریباً تین سو سال تک یہاں حکومت کرتے رہے۔ اُس زمانے میں اِس علاقے نے خُوب ترقّی کی اور لوگ بہت خُوش حال تھے۔

اُن کی حکومت جب کمزور ہوگئی تو افغانستان کے ایک اور مُسلمان بادشاہ احمد شاہ ابدالی

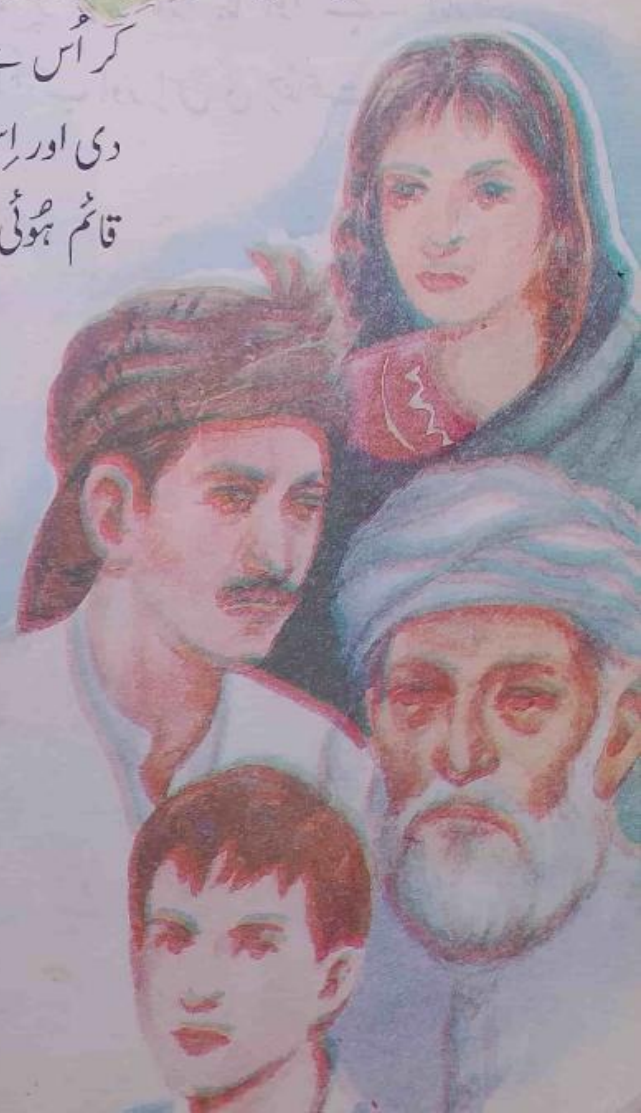

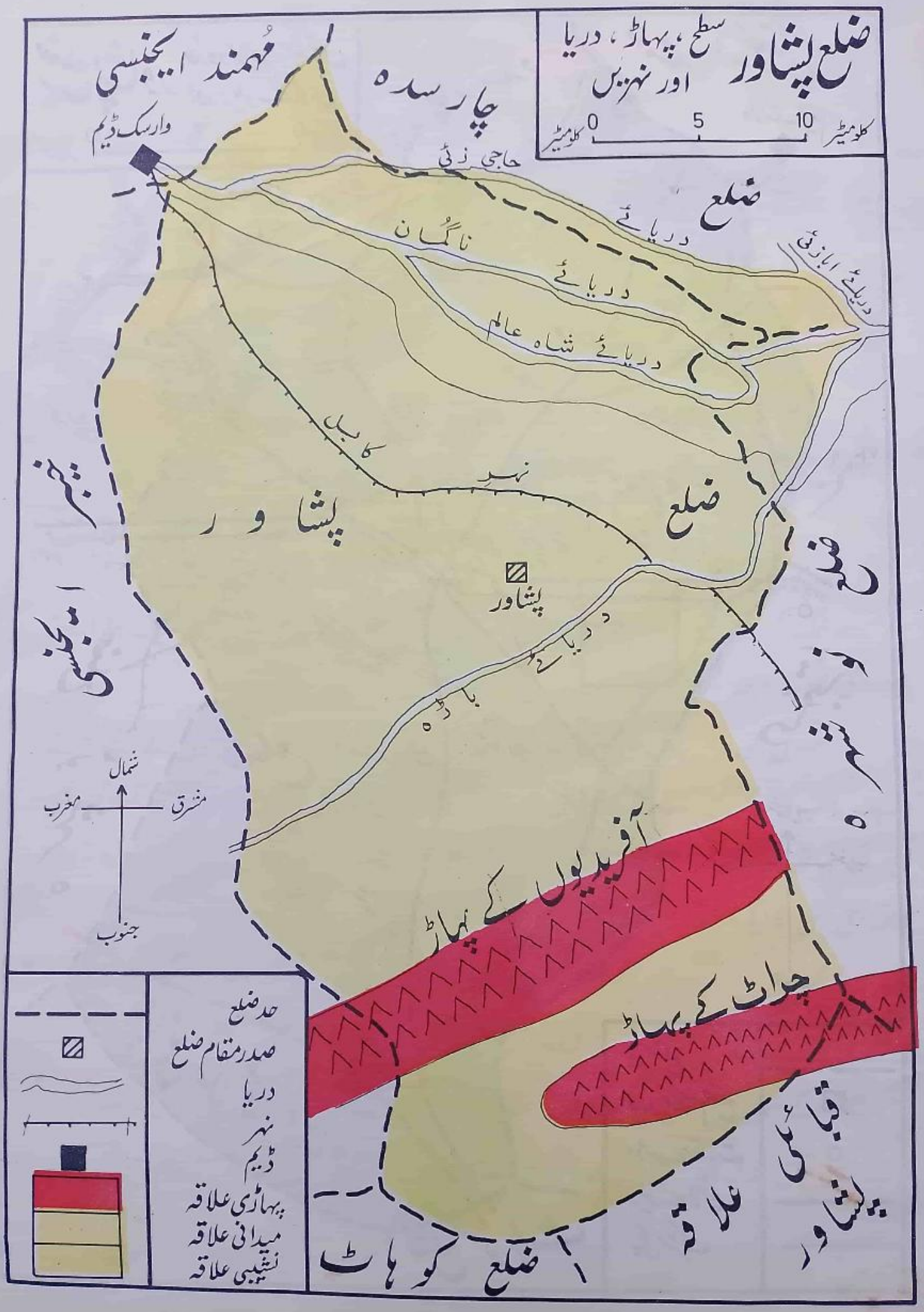
ضلع پشاور
سطح، پہاڑ، دریا
اور نہریں
0 5 10
کلومیٹر
کلومیٹر
مُہمند ایجنسی
چارسدہ
وارسک ڈیم
حاجی زئی
ضلع
دریائے
ناگمان
دریائے
دریائے شاہ عالم
دریائے ابازئی
کابل
نہر
پشاور
ضلع
ضلع نوشہرہ
خیبر ایجنسی
دریائے
باڑہ
پشاور
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
آفریدیوں کے پہاڑ
چراٹ کے پہاڑ
حد ضلع
صدر مقام ضلع
دریا
نہر
ڈیم
پہاڑی علاقہ
میدانی علاقہ
نشیبی علاقہ
ضلع کوہاٹ
قبائلی علاقہ
پشاور

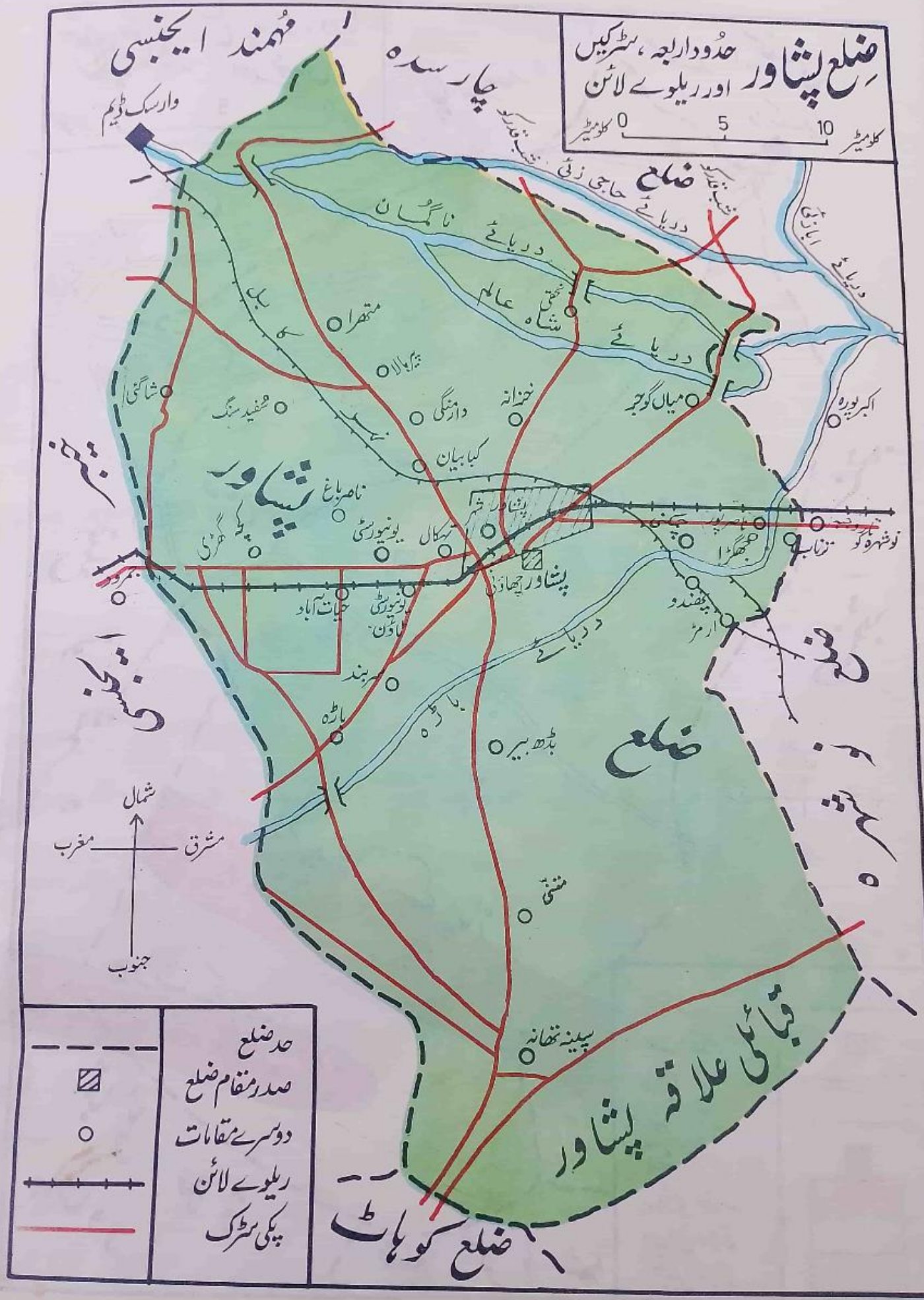
ضلع پشاور
حدود اربعہ، سڑکیں
اور ریلوے لائن
0 5 10 کلومیٹر
مہمند ایجنسی
چارسدہ
وارسک ڈیم
ضلع
دریائے
حاجی زئی
دریائے
ناگمان
دریائے
کابل
متھرا
بڈھ بیر
شاہ عالم
شاگئی
سفید سنگ
دارمنگی
خزانہ
میاں گوجر
اکبر پورہ
کبابیان
ناصر باغ
پشاور شہر
پشاور
یونیورسٹی
تہکال
جمرود
پشتہ خوارہ
حیات آباد
پشاور چھاؤنی
جھگڑا
نوشہرہ کو
پھندو
ارمڑ
دریائے
کابل
ضلع
خیبر ایجنسی
ضلع
مہمند ایجنسی
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
متنی
سپینہ تھانہ
قبائلی علاقہ پشاور
ضلع کوہاٹ
حد ضلع
صدر مقام ضلع
دوسرے مقامات
ریلوے لائن
پکی سڑک

نے اِس علاقے کو اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔ احمد شاہ کے بعد
اُس کا بیٹا بادشاہ بنا۔ اُس زمانے میں آپس کی بے اتفاقی کی وجہ سے مُسلمانوں کی حکومت
بہُت کمزور ہوگئی، اِس لیے سِکّھوں نے اِس علاقے پر قبضہ کرلیا۔ سِکھ بہُت ظالم
تھے اور لوگوں پر بڑے بڑے جُرمانے لگاتے تھے۔ سِکّھوں کی
حکومت کے دَوران لوگ بہُت پریشان تھے۔ تھوڑے
عرصے بعد انگریزوں نے سِکّھوں کو شکست دے کر ہمارے علاقے
پر قبضہ کرلیا۔ پہلے یہ علاقہ صُوبہ پنجاب کا حِصّہ تھا۔ 1901ء میں اِسے پنجاب
سے الگ کر کے علیحدہ صُوبہ بنایا گیا۔ اِس کا نام شمال مغربی سرحدی صُوبہ رکھا گیا۔ ہمارا علاقہ
بھی صُوبہ سرحد میں شامل کر دیا گیا۔

سِکّھوں اور انگریزوں کی حکومت کے دَوران یہاں کے بہادر لوگ آزادی کے لیے لڑتے رہے۔ جب قائد اعظمؒ نے آزاد اِسلامی مُلک حاصِل کرنے کی کوشش شروع کی تو یہاں کے لوگ بھی اُن کے ساتھ ہوگئے۔ آخِر کار 14 اگست 1947ء کو جب آزاد اِسلامی مُلک پاکِستان بنا تو ہمارا عِلاقہ بھی اِس کا ایک حِصّہ بن گیا۔

حُدودِ اَربعہ

حُدودِ اَربعہ اُن چار حدوں کو کہتے ہیں جو کسی جگہ یا علاقے کو گھیرے ہوئے ہوں۔ ضِلع پشاور کی حُدودِ اَربعہ یہ ہیں:

ضِلع پشاور کے شمال میں ضِلع چارسدہ اور مُہمند ایجنسی واقع ہیں۔ مغرب میں خیبر ایجنسی ہے۔ جنوب میں قبائلی علاقہ اور ضِلع کوہاٹ واقع ہیں۔ ہمارے ضِلعے کے مشرق میں ضِلع نوشہرہ واقع ہے۔

سطح : زمین کی حالت ہر جگہ ایک جیسی نہیں۔ کہیں بڑے بڑے میدان ہیں اور کہیں اُونچے اُونچے پہاڑ۔ کہیں دریا بہتے ہیں اور کہیں وادیاں ہیں۔ زمین کی اُونچ نیچ کی اِس حالت کو سطح کہتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں درج ذیل قسم کی سطح پائی جاتی ہے :

پہاڑ : ہمارے ضلعے کے شمال مغرب میں مُہمند کے پہاڑ ہیں۔ مغرب میں خیبر کی پہاڑیاں ہیں جو ہمارے ضلع کی مغربی سرحد کے ساتھ پھیلی ہوئی ہیں۔ جنوب میں افریدیوں کے پہاڑ اور چراٹ کے پہاڑ ہیں۔ یہ چونے کے پتّھر سے بنے ہوئے ہیں۔ اِن پہاڑوں کا مغربی حصّہ جنگلات پر مُشتمل ہے۔ اِن پہاڑوں کے بعض حصّوں سے تختوں کی شکل میں چٹانیں نکالی جاتی ہیں جنھیں مکانوں کی دیواروں اور فرش میں اِستعمال کیا جاتا ہے۔

دَرّیا : ہمارے ضلعے کا سب سے بڑا اور مشہُور دریا دریائے کابل ہے۔ یہ مغرب میں افغانستان کی طرف سے آتا ہے اور ضلع چارسدہ میں اِس کی کئی شاخیں بن جاتی ہیں۔ اِن میں سے کُچھ شاخیں ہمارے ضلعے کے شمالی حصّوں میں سے گزُرتی ہیں۔ ہمارے ضلعے سے گزُرنے کے بعد یہ شاخیں پھر ایک دریا کی صُورت میں یکجا ہوجاتی ہیں۔ پھر یہ ضلع نوشہرہ میں خیر آباد کے قریب دریائے سِندھ میں مِل جاتا ہے۔

دریائے باڑہ : یہ دریا ہمارے ضلعے کے مغرب کی طرف خیبر ایجنسی میں واقع تیراہ کی پہاڑیوں سے نِکلتا ہے۔ موضع شیخان کے قریب ہمارے ضلعے میں داخل ہوتا ہے اور موضع اکبرپورہ (ضلع نوشہرہ) کے قریب دریائے کابل میں مِل جاتا ہے۔

میدان : سطح زمین کے وسیع ہموار علاقے کو میدان کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضلعے کا تقریباً سارا علاقہ میدانی ہے۔ ہموار میدان ہونے کی وجہ سے ہرطرف بڑے بڑے کھیت اور باغات ہیں جہاں مُختلف قسم کی فصلیں اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔

وادِیاں : پہاڑوں کے درمیان ہموار علاقے کو وادی کہتے ہیں۔ وادی پشاور ہمارے ضلعے کی سب سے بڑی وادی ہے۔

سوالات

1 ۔ ضلع پشاور کی اِبتدائی تاریخ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

2 ۔ بابر بادشاہ نے ہمارا علاقہ کب فتح کیا؟

3 ۔ صُوبہ سرحد کا علاقہ صُوبہ پنجاب سے کب علیحدہ کیا گیا؟

4 ۔ آپ کے ضِلعے کا حدودِ اَربعہ کیا ہے؟

5 ۔ ضلع پشاور کے مشہور دریا کون کون سے ہیں؟

6 ۔ وادی کسے کہتے ہیں؟

مَوسم اور آب و ہَوا

آپ دیکھتے ہیں کہ کبھی سردی ہوتی ہے کبھی گرمی۔ کبھی بارش ہوتی ہے اور کبھی تیز ہَوائیں چلتی ہیں۔ کچھ مہینے ایسے بھی ہوتے ہیں جب نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی۔ سردی، گرمی اور بارش کی اِس حالت کو مَوسم کہتے ہیں اور سال بھر کے مَوسموں کی بدلتی ہُوئی حالت کو آب و ہَوا کہتے ہیں۔

سال میں چار مَوسم ہوتے ہیں، مَوسمِ گرما، مَوسمِ خزاں، مَوسمِ سرما اور مَوسمِ بہار۔ ہمارے ضِلعے میں بھی یہ مَوسم اِسی طرح آتے ہیں۔

مَوسمِ گرما

مَوسمِ گرما مئی کے مہینے سے اگست کے آخر تک رہتا ہے۔ سب سے زیادہ گرمی جُون میں ہوتی ہے۔ زیادہ گرمی میں کام کاج کرنا اور گھر سے باہر نِکلنا مُشکل ہوتا ہے۔ سکُول بھی بند ہو جاتے ہیں۔ لوگ ہلکے پُھلکے کپڑے پہنتے ہیں اور ٹھنڈا پانی پیتے ہیں۔ دِن لمبے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔

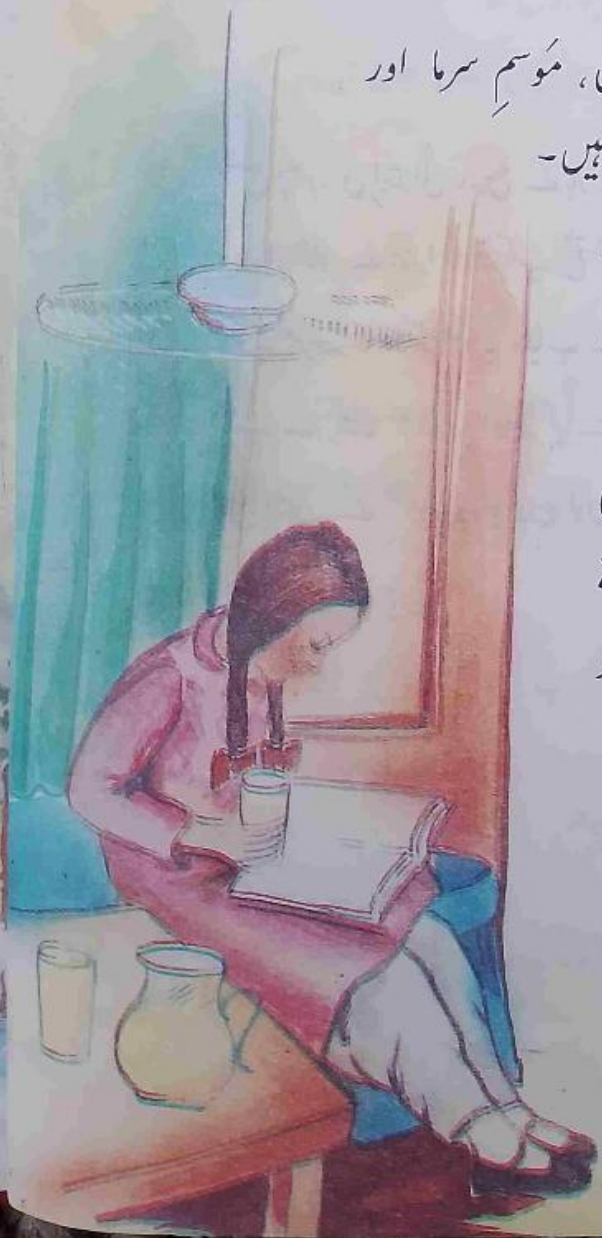

مَوسمِ خزاں

مَوسمِ خزاں ستمبر سے شروع ہو کر اکتوبر کے آخر تک رہتا ہے۔ اِن مہینوں میں گرمی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ دِن رات تقریباً برابر برابر ہونے لگتے ہیں۔ پہاڑوں پر گھاس سُوکھ جاتی ہے اور پھُول بھی نہیں کھلتے۔ اکثر درخْتوں کے پتّے جھڑ جاتے ہیں۔ درخْتوں کے اِس حالت کو "پت جھڑ" بھی کہتے ہیں۔ اِس مَوسم میں چیڑ اور بعض اور درخْتوں کے پتّے نہیں گرتے۔ وہ سَرسَبز رہتے ہیں۔ ایسے درخْتوں کو سَدا بہار درخت کہتے ہیں۔

مَوسمِ سَرما

مَوسمِ سَرما یعنی سردی کا موسم نومبر سے شروع ہوتا ہے اور مارچ کے وسط تک رہتا ہے۔ ہمارے ضلعے میں دسمبر، جنوری اور فروری سردی کے مہینے ہوتے ہیں۔ مغربی پہاڑوں پر برف باری ہوتی ہے جس کی وجہ سے ٹھنڈی ہَوائیں چلتی ہیں اور سخت سردی پڑتی ہے۔ اِس مَوسم میں لوگ گرم کپڑے پہنتے ہیں اور لحاف اوڑھ کر سوتے ہیں۔ اِس مَوسم میں اکثر درخْت ٹُنڈ مُنڈ دِکھائی دیتے ہیں۔ دِن بہُت چھوٹے اور راتیں لمبی ہوتی ہیں۔

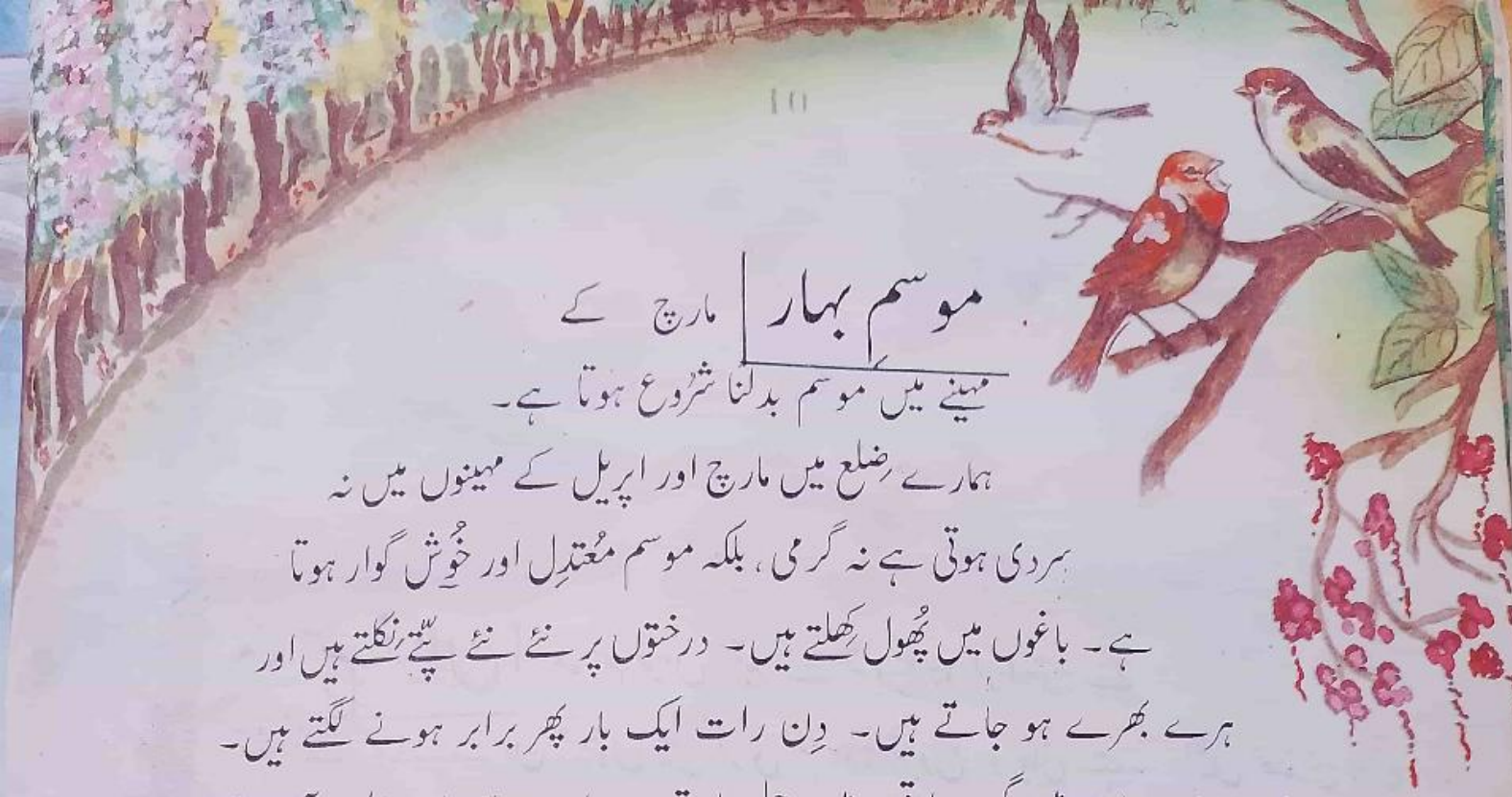

موسمِ بہار

مارچ کے مہینے میں موسم بدلنا شروع ہوتا ہے۔

ہمارے ضلع میں مارچ اور اپریل کے مہینوں میں نہ سردی ہوتی ہے نہ گرمی، بلکہ موسم مُعتدِل اور خُوش گوار ہوتا ہے۔ باغوں میں پھُول کھِلتے ہیں۔ درختوں پر نئے نئے پتّے نکلتے ہیں اور ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ دِن رات ایک بار پھر برابر ہونے لگتے ہیں۔ پرندے جو سردیوں میں گرم علاقوں میں چلے جاتے ہیں، اِس موسم میں واپس آجاتے ہیں اور خُوشی سے چہچہاتے ہیں۔ اِس موسم کو موسمِ بہار کہتے ہیں۔

سوالات

1- سال میں کُل کتنے مَوسم ہوتے ہیں؟ اِن کے نام بتائیں۔

2- آپ کے ضِلع میں گرمی کا موسم کب شروع ہوتا ہے؟

3- بہار کے موسم میں گرمی ہوتی ہے یا سردی؟

4- سردی کے موسم میں دِن بڑے ہوتے ہیں یا راتیں؟

3.6.97

ذرائع آب پاشی

ہوا کی طرح پانی بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ انسان، حیوان، درخت اور پودے اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ پانی کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "پانی کو ضائع مت کرو"۔

پانی کی یہ نعمت اللہ تعالیٰ ہمیں دو ذریعوں سے عطا کرتا ہے، ایک بارش کے ذریعے اور دوسرے اُن ذخیروں کے ذریعے جو زمین کے نیچے جمع ہوتے ہیں۔ بارش ہوتی ہے تو ندی نالے بھر جاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ لیکن جب بارش نہ ہو یا کم ہو تو ہمیں زمین کے اندر سے پانی نکالنا پڑتا ہے، کیونکہ زمین سے پیداوار حاصل کرنے کے لیے زمین کو پانی دینا ضروری ہوتا ہے۔ جن طریقوں سے ہم اپنی زمینوں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں انھیں ذرائع آب پاشی کہتے ہیں۔ دریا، نہریں، کنوئیں، ٹیوب ویل، تالاب، چشمے اور بند (ڈیم) مختلف ذرائع آب پاشی ہیں۔ ہمارے ضلع کے ذرائع آب پاشی یہ ہیں:

بارشیں اور برف

یہ آب پاشی کے قدرتی ذریعے ہیں۔ ہمارے ضلع میں کافی بارش ہوتی ہے۔ بارش کا پانی زمین میں جذب ہوتا ہے اور اس سے کھیت بھی سیراب ہوتے ہیں۔ بارش کا زیادہ تر پانی تیزی سے بہہ جاتا ہے۔ ہمارے ضلع کے مغرب کی جانب پہاڑوں پر برف گرتی ہے۔

برف پگھل کر پانی بن
جاتی ہے۔ یہ پانی ندیّوں کی صُورت میں
نشیبی علاقوں کی طرف بہتا رہتا ہے۔ اِن ندیوں سے
نالے نِکال کر آب پاشی کی جاتی ہے۔

دریا اور نہریں

ضِلع پشاور کا اکثر علاقہ نہروں سے سیراب کیا جاتا ہے۔
یہ نہریں اُن دریاؤں سے نِکالی گئی ہیں جو ہمارے
ضِلع کے قریب بہتے ہیں۔ دریائے کابل اور دریائے باڑہ یہاں کے مشہُور دریا ہیں۔
اِن سے مُناسب مُقامات پر نہرِ کابل، نہرِ وارسک، نہرِ باڑہ اور کئی دوسری نہریں نکالی گئی ہیں۔
اِن نہروں کے علاوہ جُوئے شیخ نامی ندی بھی ہمارے ضِلعے میں بہتی ہے۔ اِن نہروں وغیرہ سے
آب پاشی کے لیے ضرُورت کے مُطابق پانی ہر وقت مِلتا رہتا ہے۔

چشمے اور تالاب

جِن کھیتوں تک ندیوں کا پانی نہیں پُہنچ سکتا وہاں چشموں اور
پہاڑی نالوں کے پانی کو کام میں لایا جاتا ہے۔ نالوں پر پانی
کے سامنے بند باندھ کر تالاب بنائے جاتے ہیں۔ اِن تالابوں سے نالیوں کے ذریعے
کھیتوں اور باغوں تک پانی پُہنچایا جاتا ہے۔

کنوئیں اور ٹیوُب ویل

جن علاقوں میں نہریں اور چشمے وغیرہ نہیں ہوتے وہاں کنوئیں کھود کر آب پاشی کی جاتی ہے۔ کنوؤں سے رہٹ کے ذریعے پانی نکال کر زمینوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔ رہٹ کو ایک بیل یا بھینسہ گُھماتا ہے اور پانی سے بھری بالٹیاں باہر نکلتی رہتی ہیں۔ بڑے بڑے دیہات میں مشینی کنویں یا ٹیوُب ویل لگا کر زمینوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔ ٹیوُب ویل، ڈیزل آئل یا بجلی سے چلتے ہیں۔ یہ طریقہ بہت آسان اور فائدہ مند ہے۔ اِس سے چند گھنٹوں میں بڑے بڑے کھیت سیراب ہو جاتے ہیں۔

ہمارے ضلعے کی زمین بہُت زرخیز ہے۔ آب پاشی کے لیے پانی بھی دستیاب ہے، اِس لیے یہاں مُختلف قسم کی اچّھی فصلیں، پھل اور سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔

سوالات

1 ۔ آب پاشی سے کیا مُراد ہے ؟

2 ۔ آب پاشی کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

3 ۔ آپ کے ضِلعے میں آب پاشی کے بڑے بڑے ذرائع کون کون سے ہیں؟

4 ۔ رہٹ اور ٹیوُب ویل میں کیا فرق ہے؟

17.11.97

جنگلات اور مویشی

جنگل کسی ایسے علاقے کو کہا جاتا ہے جہاں بہت زیادہ تعداد میں درخت موجود ہوں۔ عموماً اِس قسم کے علاقے پہاڑوں، دریاؤں یا نہروں کے کنارے ہوتے ہیں۔ ہمارے ضلعے میں بھی جگہ جگہ درخت موجود ہیں۔ درخت خدا کی بڑی نعمت ہیں۔ یہ ہماری زندگی اور ہمارے مال مویشیوں کے لیے بہت ضروری ہیں۔ جنگلات سے ہمیں بہت سے فائدے ہوتے ہیں۔ یہ ہمیں پھل دیتے ہیں۔ بعض درختوں کی چھال، پتّے، پھول اور بیج ہم دوائیں بنانے میں استعمال کرتے ہیں۔ گوند بھی بعض درختوں سے حاصل ہوتی ہے۔ ہم جنگلات سے لکڑیاں کاٹتے ہیں جو ہمارے گھروں میں جلانے اور کھانا پکانے کے کام آتی ہیں۔

لکڑی سے ہم میزیں، کُرسیاں، چارپائیاں، پنسلیں اور کھیلوں کا مختلف سامان بناتے ہیں۔ کھڑکیاں، دروازے، روشندان الماریاں اور دوسری بہت سی چیزیں بھی لکڑی سے بنائی جاتی ہیں۔ کئی جگہ گھروں میں چھتوں پر بھی لکڑی کے شہتیر استعمال کرتے ہیں۔

درخت ہوا کو صاف رکھتے ہیں۔ بارش ہونے میں مدد دیتے ہیں اور آب و ہوا کو خوش گوار بناتے ہیں۔ ہم درختوں کے سائے میں گرمی میں آرام کرتے ہیں اور کھیلتے ہیں۔

ہمارے ضلعے میں شیشم، بیر، توت، غز، سفیدہ، لوکاٹ، ناشپاتی، آلوچے، لیموں، مالٹے اور کئی دوسری قسم کے درخت ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم درختوں کی حفاظت کریں اور زیادہ سے زیادہ سے پودے اور پھل دار درخت لگائیں۔ اس طرح ہمارا ضلع اور بھی سرسبز ہو جائے گا۔

پالتو جانور

پالتو جانور انسان کے دوست اور دولت ہیں۔ ہم حلال جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کا دودھ پیتے ہیں۔ ان کے بالوں سے اون، گرم کپڑے، قالین اور بوریاں بناتے ہیں۔ ان پر بوجھ لادتے اور سواری کرتے ہیں۔ کھیتوں میں ان سے ہل چلاتے ہیں۔ ان کے چمڑے سے ہم اپنے استعمال کی بے شمار چیزیں بناتے ہیں مثلاً جوتے، سوٹ کیس، کھیل کود کا سامان، جائے نماز، مشکیں وغیرہ۔

بکری: ہمارے ضلعے کے اکثر دیہات میں بکریاں پالی جاتی ہیں۔ بکری ایک مفید مگر شریر جانور ہے۔ اس سے ہمیں دودھ، گوشت اور اون حاصل ہوتا ہے۔ بکری کے اون سے مضبوط رسّیاں اور بوریاں بنائی جاتی ہیں۔ اس کے چمڑے سے جوتے، مشک اور دوسرا سامان بنتا ہے۔ یہ گھاس پھوس، پودوں کی چوٹیوں اور درختوں کے پتّوں وغیرہ کو کھا جاتی ہے۔ بکریاں فصلوں اور پودوں کو بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔

بھیڑ: بھیڑ بھی ہمارے اکثر دیہات میں پالی جاتی ہے۔ یہ ایک بہت مفید جانور ہے۔ اس سے ہمیں دودھ، گوشت اور اون حاصل ہوتا ہے۔ اس کے دودھ سے پنیر بنتا ہے۔ بھیڑ گھاس پھوس پر گزارہ کرتی ہے۔ یہ بہت شریف جانور ہے۔

گائے، بَیل اور بھینّس:

یہ تینوں بڑے مُفید اور کار آمد جانور ہیں۔ گائے اور بھینّس سے گوشت کے علاوہ بہُت سا دُودھ حاصل ہوتا ہے۔ اِن کے دُودھ سے لسّی، دہی، مکّھن اور گھی بھی بنایا جاتا ہے۔ اِن جانوروں کے چمڑے سے جُوتے، چھوٹے بڑے خُوبصورت صَندُوق اور کھیل کُود کا بعض قیمتی سامان بھی بنایا جاتا ہے۔ بَیل باربرداری، رہٹ گھُمانے، ریڑھے کھینچنے اور ہَل چلانے کے کام بھی آتے ہیں۔

گدھے اور گھوڑے | یہ دونوں جانور بھی ہمارے ضلعے میں پائے جاتے ہیں۔ اِن سے سواری اور باربرداری کا کام لیا جاتا ہے۔ گھوڑا تانگے میں جُوتا جاتا ہے۔ کئی کئی گھنٹوں تک متواتر دوڑ سکتا ہے اور تھکنے کا نام نہیں لیتا۔ یہ بہُت وفادار جانور ہے۔ گدھے ریڑھے کھینچنے اور باربرداری کے کام آتے ہیں۔ یہ جانور گھاس پھُوس، دالوں اور چنّوں وغیرہ پر گزُارہ کرتے ہیں۔

اُونٹ | اُونٹ باربرداری، رہٹ گھُمانے، ہَل چلانے اور سواری کے کام آتے ہیں۔ اِن سے دُودھ اور گوشت بھی حاصل ہوتا ہے۔ اِن کے چمڑے سے بہُت خُوب صورت چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ اُونٹ اُونچے اُونچے کانٹے دار درختوں کی ٹہنیاں اور پتّے کھاتا ہے۔ یہ کئی کئی دِنوں تک پانی پیے

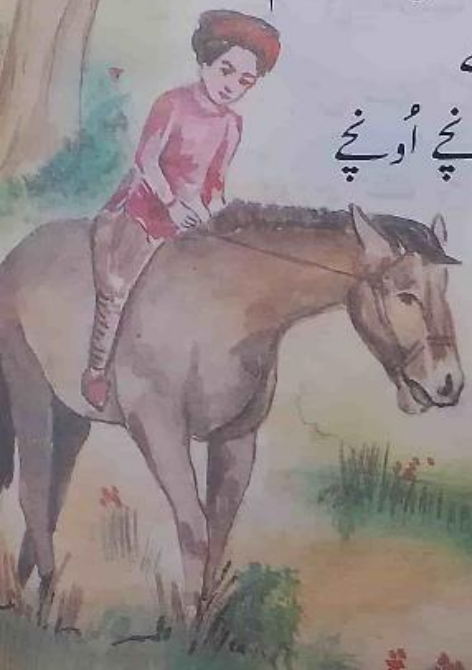

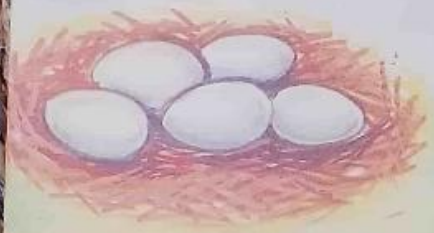

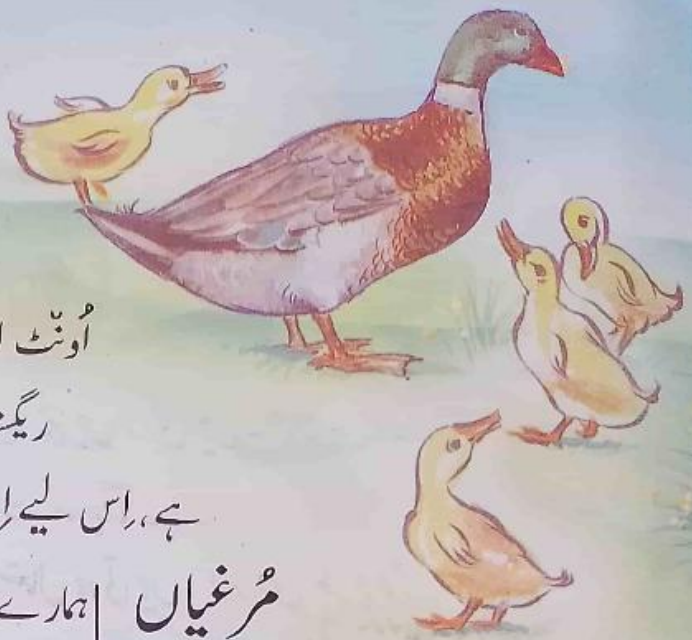

بغیر کام کر سکتا ہے۔

اُونٹ اپنے گدّی دار چپٹے پاؤں کی وجہ سے ریگستان میں بہُت آسانی سے چل سکتا ہے، اِس لیے اِسے ریگستان کا جہاز بھی کہتے ہیں۔

مُرغیاں ہمارے ضلعے کے تقریباً تمام گھروں میں مُرغیاں پالی جاتی ہیں۔ مُرغیوں سے ہمیں انڈے اور لذیذ گوشت حاصل ہوتا ہے۔

جانور ہمارے بڑے کام آتے ہیں اور اِن سے ہمیں بہُت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ جانوروں کی اچّھی طرح دیکھ بھال کیا کریں اور بیماری وغیرہ کی صُورت میں اِن کا بروقت عِلاج مُعالجہ کریں۔

سوالات

1- جنگلات کے فوائد بیان کریں۔

2- لکڑی سے کیا کیا چیزیں بنتی ہیں؟

3- اُون رکن مویشیوں سے حاصل ہوتا ہے؟

4- باربرداری کا کام رکن جانوروں سے لیا جاتا ہے؟

5- آپ کے محلے یا گاؤں میں پائے جانے والے پالتو جانوروں کے نام بتائیں۔

معدنیات

اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر بہت سی قیمتی اور مفید چیزیں رکھی ہیں۔ زمین کے اندر سے جو چیزیں کھود کر نکالی جاتی ہیں انھیں معدنیات کہا جاتا ہے۔

معدنیات مختلف طریقوں سے اور مختلف کاموں میں استعمال ہوتی ہیں اور اس طرح لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ زمین کے اندر پائی جانے والی چیزوں میں نمک، پٹرول، مٹی کا تیل، کوئلہ، لوہا، تانبا، سنگِ مرمر اور سینکڑوں دوسری چیزیں شامل ہیں۔ ان معدنی چیزوں کی موجودگی سے ملک کو بڑا فائدہ ملتا ہے۔ ان کی وجہ سے ملک کی ترقی اور لوگوں کی خوشحالی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہم ہر روز اپنے گھروں، دکانوں، دفتروں اور کارخانوں وغیرہ میں معدنیات سے بنی ہوئی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔

زمین سے نکالنے کے بعد بعض معدنیات کو کارخانوں میں صاف کیا جاتا ہے اور پھر انھیں مختلف کاموں کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ان سے گاڑیاں، مشینیں، اوزار، آلات اور زیورات وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ ان کے استعمال سے ہماری روزمرّہ کی زندگی آسان اور کام کاج میں سہولت ہوتی ہے۔

ہمارے ضلعے میں فی الحال کوئی قابلِ ذکر معدنیات نہیں ملی ہیں۔

سوالات

1 ۔ معدنیات کسے کہتے ہیں؟

2 ۔ مندرجہ ذیل معدنیات کا استعمال کن کن چیزوں میں ہوتا ہے؟

(ا) نمک (ب) لوہا (ج) پٹرول

3 اپنے گھر، جماعت میں ایسی چیزیں بتائیں جو معدنیات سے بنی ہوں۔

صنعت
اور
گھریلو دستکاریاں

صنعت

ہمارے استعمال کی بہت سی چیزیں بڑے بڑے کارخانوں میں بنائی جاتی ہیں۔ بڑی تعداد میں چیزیں بنانے کے عمل کو صنعت کہتے ہیں۔ مثلاً کپڑا بنانے کی صنعت، چینی بنانے کی صنعت، ماچس بنانے کی صنعت، دوائیں بنانے کی صنعت، وغیرہ وغیرہ۔

صنعتی لحاظ سے ہمارا ضلع بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ ہمارے ضلعے میں چینی، فولاد، سینٹری کا سامان، پائپ سازی، گھی، صابن، چمڑا پکانے اور رنگنے، پھلوں کو محفوظ کرنے اور مختلف مشروبات بنانے کی صنعتیں قائم ہیں۔

پشاور شہر کے قریب چینی،
لوہے کی چادریں اور تار، صابُن، مشرُوبات،
ماچس اور اینٹیں بنانے کے کئی کارخانے ہیں۔ یہاں آٹے
کی رِلیں، چھاپہ خانے اور سنگِ مرمر سے مُختلف چیزیں بنانے کے کارخانے بھی ہیں۔
مُختلف قِسم کی دوسری اشیا بنانے کے لیے بھی ہمارے ضِلع میں کارخانے لگائے جارہے ہیں۔

گھریلو دَستکاریاں

بَہُت سی چیزیں ایسی ہیں جنھیں لوگ اپنے اپنے گھروں یا چھوٹی چھوٹی دُکانوں میں معمُولی اوزاروں کی مدد سے بناتے ہیں۔ اِس قِسم کی صنعت کو گھریلو دَستکاریاں کہتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے میں ایسی گھریلو دستکاریاں بھی قائم ہیں جِن میں بنائی ہوئی چیزیں سارے مُلک میں پسند کی جاتی ہیں۔ ہمارے ضِلعے کے ہُنر مند لوگ جو چیزیں تیار کرتے ہیں اِن میں کھدّی کا کپڑا، تولیے، لُنگیاں، سونے اور چاندی کے نفیس زیورات، رِلائی ٹوپیاں اور جُوتے، قراقُلی ٹوپیاں، کُلاہ، قالین، دستی پنکھے، کام دار کپڑے، لوہے اور تانبے کے برتن، مٹی کے برتن، زرعی آلات، چمڑے کے چپل اور چھوٹے بڑے صندُوق، لکڑی کے کِھلونے، اعلیٰ قِسم کے میز، کُرسیاں، چارپائیاں، مزری کے بان، ٹوکریاں اور چٹائیاں وغیرہ قابلِ ذِکر ہیں۔

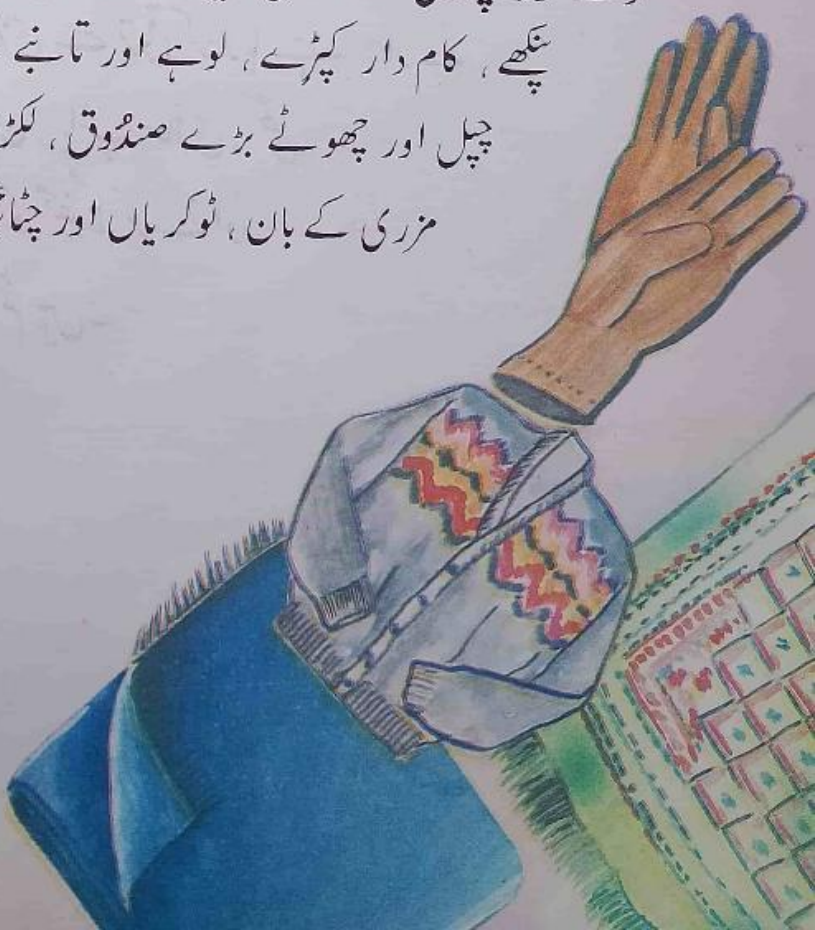

گھریلو دستکاری سے تیار کی ہُوئی چیزیں ہمارے اپنے اِستعمال میں بھی آتی ہیں اور ہم اِنھیں فروخت کر کے روپیہ بھی کماتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم گھریلو دستکاریوں کو ترقّی دیں اور اپنے فارِغ وقت میں کام کی چیزیں بنائیں۔

سوالات

1 ۔ صَنعت کِسے کہتے ہیں؟

2 ۔ ضلع پشاور میں کون کون سی صَنعتیں قائم ہیں؟

3 ۔ گھریلو دستکاری کا کیا مطلب ہے؟

4 ۔ اپنے ضِلعے کی کم از کم پانچ مشہُور دستکاریوں کے نام بتائیں۔

5 ۔ آپ کے شہر یا گاؤں کی مشہُور دستکاریاں کون کون سی ہیں؟

6۔ ہم اپنے فارغ وقت میں کیا کیا دستکاریاں بنا سکتے ہیں؟

1.12.97

زرعی پیداوار

زمین سے اُگنے والی اشیا زرعی پیداوار کہلاتی ہیں۔ اِن میں اناج، سبزیاں، پھل اور دوسری فصلیں شامل ہیں۔ ہمارے ضلعے کے بہت سے لوگ زراعت پیشہ ہیں۔ دیہات میں رہنے والے لوگ کھیتی باڑی کر کے مُختلف قسم کی فصلیں پیدا کرتے ہیں اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ اپنے علاقے اور مُلک کی آمدن اور خُوشحالی میں بھی اِضافہ کرتے ہیں۔

اناج:

ہمارے ضلعے کے اہم اناج گندم، مکئی اور جَو وغیرہ ہیں۔ اِن میں سے گندم اور جَو اکتوبر، نومبر کے مہینوں میں کاشت کی جاتی ہیں اور اپریل مئی میں کاٹی جاتی ہیں۔ مکئی وغیرہ جولائی، اگست میں کاشت کی جاتی ہیں اور اکتوبر، نومبر میں کاٹی جاتی ہیں۔ اگر وقت پر بارشیں ہوں تو ہمارے ضلعے میں بَہُت زیادہ گندم اور مکئی پیدا ہوتی ہیں۔ اناج ہماری بُنیادی ضرُورت ہے۔ یہ ہماری زندگی اور صِحّت کے لیے بَہُت ضرُوری ہیں۔

سبزیاں :

ہمارے ضلعے میں موسمِ گرما اور موسمِ سرما دونوں موسموں کی سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں آلو، ٹماٹر، کدّو، توری، پیاز، مٹر، مرچ، مولی، گاجر، گوبھی، بینگن اور مختلف قسم کی بہت سی دوسری سبزیاں شامل ہیں۔ سبزیاں بھی ہماری صحت کے لیے بہت اہم ہیں، اس لیے ہماری خوراک میں ان کا شامل ہونا ضروری ہے۔

پھل :

ہمارا ضلع آلوچے کی پیداوار کے لیے سارے ملک میں مشہور ہے۔ اس کے علاوہ ضلع پشاور کے مختلف علاقوں میں ناشپاتی، املوک، خوبانی، کینو، لیموں، مالٹے، سنگترے، آڑو، بیر، توت، انجیر، شفتالو، انگور اور خربوزے وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔

نقد آور فصلیں :

بعض فصلیں فروخت کر کے پیسہ کمانے کے لیے زیادہ مقدار میں کاشت کی جاتی ہیں۔ مثلاً گنّا، کپاس، تمباکو اور مونگ پھلی وغیرہ۔ اس قسم کی فصلوں کو نقد آور فصلیں کہا جاتا ہے کیونکہ ان کی فروخت سے نقدی یعنی روپیہ حاصل ہوتا ہے۔

ہمارے ضلع میں گنا، سُرخ مرچ، آلوچے، ناشپاتی، خوبانی وغیرہ بڑی بڑی نقد آور فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔

تجارت :

ہمارے ضلع کے ہُنرمند لوگ اور کاشت کار محنت کر کے مُختلف قسم کی اشیا پیدا کرتے ہیں۔ اپنی ضُروریات پوری کرنے کے بعد فالتو اشیا منڈی یا بازار میں فروخت کے لیے لے جاتے ہیں۔ منڈی میں بڑے بڑے تاجر یہ اشیا خرید کر دُوسرے ضرورت مندوں پر فروخت کرتے ہیں۔ اِس طرح یہ تاجر ہماری ضرُورت کی چیزیں باہر کے علاقوں یا مُلکوں سے منگوا کر یہاں فروخت کرتے ہیں۔ باہر کے علاقوں یا مُلکوں سے یہاں آنے والی اشیا کو اشیائے درآمد کہتے ہیں۔ مثلاً بجلی کا سامان، موٹر سائیکلیں، سائیکلیں، موٹر کاریں، کیمرے، گھڑیاں، اعلیٰ کپڑا، دوائیں، آم اور کیلے وغیرہ ہمارے ضلع میں باہر سے آتی ہیں۔

ہمارے ضلع سے باہر جانے والی اشیا میں چینی، گُڑ، ناشپاتی، خوبانی، آلوچے، گنا، ٹماٹر، کھیرے، لال مرچ، پیاز اور دستکاری کی اشیا وغیرہ شامل ہیں۔ اِن اشیا کو اشیائے برآمد کہتے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم زیادہ مقدار میں
اناج، پھل اور نقد آور فصلیں پیدا کریں اور
اِن کی حفاظت کریں۔ اِن سے ہماری ضروریات بھی پُوری
ہوں گی اور ضرورت سے زائد اناج، پھل وغیرہ فروخت کر کے ہم
روپیہ کما کر خُوش حال ہوں گے اور ہمارا مُلک ترقّی کرے گا۔

سوالات

1 ۔ زرعی پیداوار کا کیا مطلب ہے؟

2 ۔ آپ کے ضلعے میں کون کون سے اناج پیدا ہوتے ہیں؟

3 ۔ آپ کے ضلعے کے مشہُور پھل کون کون سے ہیں؟

4 ۔ آپ کے ضلعے سے بر آمد ہونے والی اشیا کون کون سی ہیں؟

5 ۔ ہم اپنی آمدنی کس طرح بڑھا سکتے ہیں؟

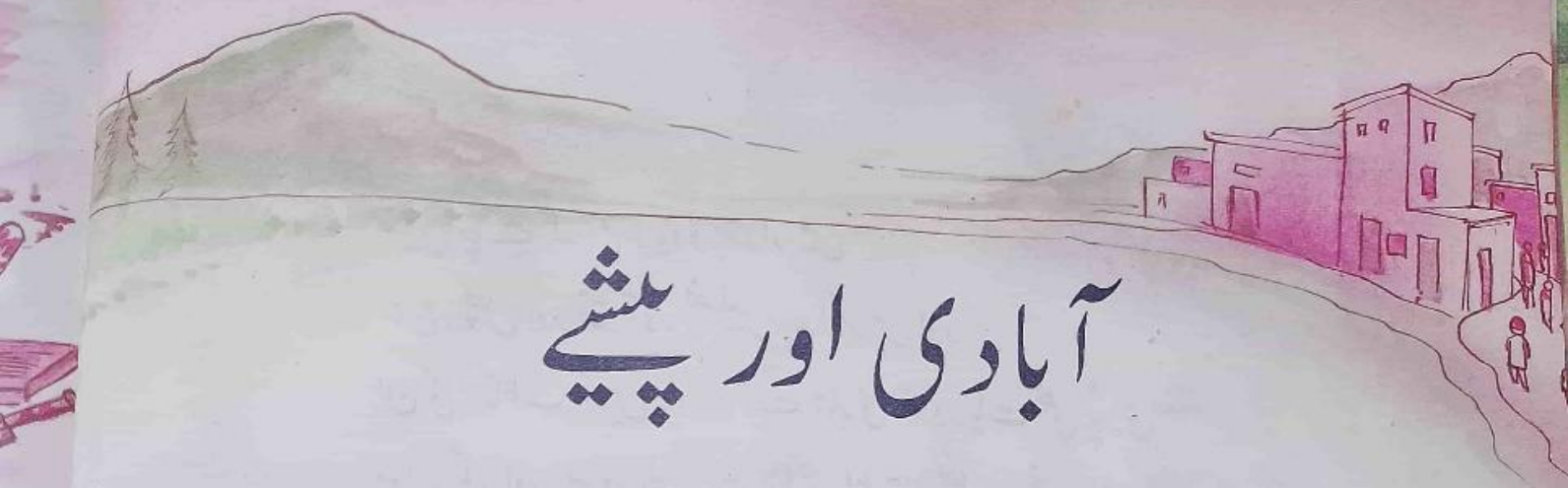

آبادی اور پیشے

کسی گاؤں، قصبے، شہر، ضلع یا سارے مُلک میں بسنے والوں کو وہاں کی آبادی کہا جاتا ہے۔ آبادی میں تمام مرد، عورتیں، بوڑھے، جوان اور بچّے شامل ہوتے ہیں۔ کسی جگہ یا مُلک کے تمام لوگوں کی گنتی کرنے کے کام کو مردُم شُماری کہتے ہیں۔ اِس کام کے لیے حکومت نے ایک مُحکمہ قائم کیا ہے جسے مُحکمۂ مردُم شُماری کہتے ہیں۔

مُلک میں مردُم شُماری عموماً دس سال بعد کرائی جاتی ہے۔ مردُم شُماری کے بڑے فائدے ہیں۔ اِس سے حکومت کو معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ دس سالوں میں مُلک کی آبادی کتنی بڑھ گئی ہے۔ کُل آبادی میں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی۔ پڑھے لکھے اور اَن پڑھ لوگوں کی تعداد کتنی ہے۔ کتنے لوگ برسرِروزگار ہیں اور کتنے بے روزگار۔ اِس سے حکومت کو معلوم ہو جاتا ہے کہ مُلک کی کُل آبادی کے لیے کتنی غذائی اشیا کی ضرورت ہوگی۔ اِس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ڈاکٹروں، اِنجینیروں، اُستادوں اور دُوسرے ماہرین کی کتنی ضرورت ہوگی۔

مردُم شُماری کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ مثلاً اِس سے حکومت کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کتنے بچّے سکول جانے کی عُمر کے ہیں اور اُن میں سے کتنے سکولوں میں داخل ہیں۔ چُنانچہ غیر داخل شُدہ بچّوں کے لیے نئے سکول کھولے جاتے ہیں۔ حکومت لوگوں کو روزگار مُہیّا کرنے کے لیے نئے منصوبے بناتی ہے۔

کارخانے قائم کیے جاتے ہیں۔ زراعت کو ترقّی دی جاتی ہے اور فلاح و بہبود کے دُوسرے کام کِرتی ہے۔

1981ء کی مردُم شُماری کے مُطابق ضِلع پشاور کی آبادی ایک مِلین ایک سو ہزار (گیارہ لاکھ) تھی۔

پیشے : اِس دُنیا میں کوئی بھی آدمی سارے کام خُود نہیں کر سکتا ہے۔ ہمیں روزانہ کئی چھوٹی چھوٹی ضرُورتوں کو پورا کرنے کے لیے بہُت سے لوگوں سے مدد لینا پڑتی ہے۔ ہم سب مِل جُل کر ایک دُوسرے کا کام کرتے ہیں۔ بعض لوگ کھیتوں میں کام کرتے ہیں، بعض دفتروں میں کام کرتے ہیں اور بعض بس، ٹرک وغیرہ چلاتے ہیں۔ یہ مُختلف پیشے کہلاتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے کے لوگوں کے اہم پیشے یہ ہیں:

کھیتی باڑی : ہمارے ضِلعے میں بہُت سے لوگ کِسان ہیں۔ کِسان کھیتوں میں ہل چلاتا ہے۔ فصلوں کو پانی دیتا ہے۔ اُن کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ جب فصلیں، سبزیاں، پھل وغیرہ پک کر تیّار ہو جاتے ہیں تو وہ اُنھیں کاٹ کر شہروں اور منڈیوں میں لے جاتا ہے۔

محنت مزدوری: جو لوگ تعلیم یافتہ نہیں اور کوئی ہُنر بھی نہیں سیکھ سکے، وہ مُختلف قِسم کی مزدوری کے کام کرتے ہیں۔ مثلاً حجام ہمارے بال بناتا ہے۔ موچی ہمارے لیے جُوتے بناتا ہے۔ دھوبی ہمارے کپڑوں کو دھوتا ہے۔ نانبائی ہمارے لیے روٹی پکاتا ہے۔ کوچوان اور ڈرائیور ہمارے لیے

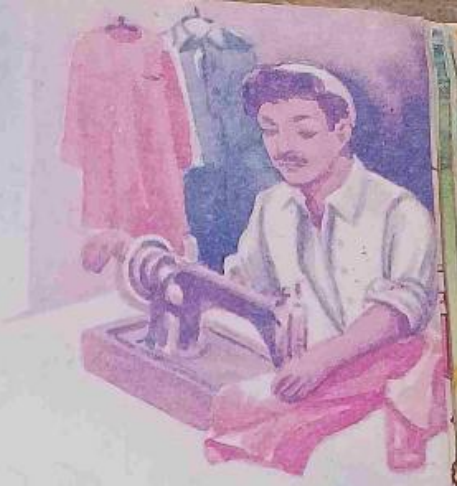

تانگے اور بس وغیرہ کی سواری مُہیّا کرتا ہے۔ درزی ہمارے لیے کپڑے سیتا ہے۔ ترکھان ہمارے لیے فرنیچر بناتا ہے۔ قصاب ہمارے لیے گوشت مُہیّا کرتا ہے۔ اِن کے علاوہ بعض لوگ سڑکوں، سرکاری عمارات اور دیگر تعمیراتی کاموں میں محنت مزدُوری کرتے ہیں۔

کارخانوں میں کام کرنے والے کارخانوں میں کام کرنے والوں کو مزدور اور کاری گر کہتے ہیں، جو مُختلف قِسم کی چیزیں بناتے ہیں۔ مثلاً سیمنٹ، گھی، چینی، کپڑا، مشینیں، بجلی کا سامان اور سائیکلیں وغیرہ۔ یہ سب چیزیں ہمارے روزمرّہ کے اِستعمال کی ضرُوری چیزیں ہیں۔ کارخانے میں مُلازمت ایک اہم پیشہ ہے۔ ہمیں ہُنرمند کاریگروں کی عِزّت کرنی چاہیے۔

دستکاری ہمارے ضِلع میں اکثر گھروں میں ہُنرمند لوگ اپنے ہاتھوں سے بہُت اچھی چیزیں بناتے ہیں۔ مثلاً مٹّی کے برتن، تانبے کے برتن، لکڑی کے کِھلونے اور فرنیچر، قراقُلی اور طلائی ٹوپیاں، کُلاہ، کُنگیاں، قالین، کھڈّی کا کپڑا، بُنیان، جُرابیں، مزری کے پنکھے، مُصلّے، بان، ٹوکریاں، یخدان، چپل، چاقُو اور چُھریاں وغیرہ۔ عورتیں گھروں میں کشیدہ کاری کا کام کرتی ہیں۔ یہ مُختلف چیزیں گھروں میں اِستعمال ہوتی ہیں۔

دفتر میں کام کرنے والے ہمارا ضِلع تعلیمی لحاظ سے اب ترقّی کر رہا ہے۔ یہاں کے قریباً تمام پڑھے لِکھے لوگ دفتروں اور دُوسرے اِداروں میں مُلازمت کرتے ہیں۔ قاصد، کلرک، سپاہی اور افسر سب مِل جُل کر دفتروں کا کام چلاتے ہیں۔

دُکانداری یا تجارت کسی بھی گاؤں یا شہر میں آپ کو بہت ساری دُکانیں نظر آئیں گی، جہاں مُختلف قسم کا سامان رکھا ہوتا ہے۔ دُکاندار چیزیں خریدتے اور بیچتے ہیں۔ اِس طرح لوگوں کو آسانی سے ضرُورت کی چیزیں مِل جاتی ہیں۔ ایسے لوگ تجارت پیشہ کہلاتے ہیں۔

گلہ بانی ہمارے ضِلعے کے بعض عِلاقوں میں قسم قسم کی گھاس کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے، اِس لیے لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔ بھیڑ بکریوں سے ہمیں دُودھ، مکھن، اُون اور گوشت جیسی مُفید چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ بھیڑ بکری پالنے کے پیشے کو گلہ بانی کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک بہت پُرانا اور مُفید پیشہ ہے۔

ہم سب مُختلف قسم کے کام کرتے ہیں جن سے دُوسرے لوگوں کو زِندگی میں سُہولت ہوتی ہے اور ایک دُوسرے کی ضروریات بھی پوری ہوتی رہتی ہیں۔ ہم سب ایک دُوسرے کے لیے کچھ نہ کچھ کرتے ہیں، اِس لیے ہر پیشے کی قدر کرنی چاہیے۔

سوالات

1 _ 1981ء کی مردُم شُماری کے مُطابق آپ کے ضِلعے کی آبادی کتنی ہے؟
2 _ آپ کے ضِلعے کے اکثر لوگوں کے پیشے کون کون سے ہیں؟
3 _ کھیتی باڑی کا پیشہ دُوسرے پیشوں سے کیوں اہم ہے؟
4 _ آپ کے ضِلعے کے دستکار کیا کیا چیزیں بناتے ہیں؟
5 _ آپ کے ضِلعے کے تعلیم یافتہ لوگ کس قسم کے کام کرتے ہیں؟
6 _ بھیڑ بکریوں سے ہمیں کیا فائدے ہیں؟

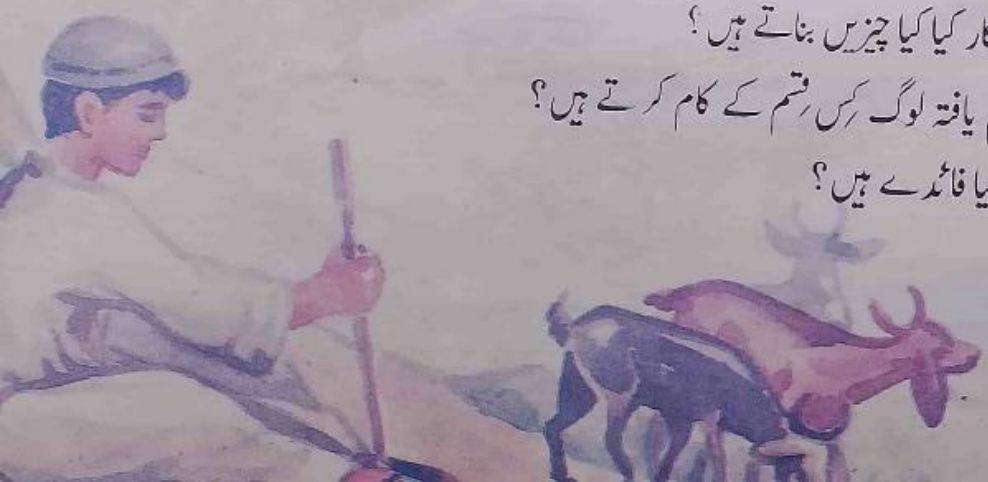

سفر کے ذرائع

ایک جگہ سے دُوسری جگہ آنے جانے کے ذرائع کو ذرائع آمدورَفت کہتے ہیں۔ لوگ ایک جگہ سے دُوسری جگہ تک جانے کے لیے مُختلف سواریوں سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً خچر، گھوڑا، اُونٹ، سائیکل، جیپ، موٹر کار، بس، ریل گاڑی، ہوائی جہاز اور بحری یا سمندری جہاز وغیرہ۔

آنے جانے کے لیے مُختلف قسم کے راستے اِستعمال ہوتے ہیں جنھیں پگڈنڈی، کچّی سڑک، پکّی سڑک، ریلوے لائن، ہوائی راستہ اور بحری یا سمندری راستہ کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضلع کے مشہور ذرائع آمدورَفت یہ ہیں۔

پگڈنڈی: وادِیوں اور کھیتوں میں سے گزُرتے ہوئے تنگ راستے کو پگڈنڈی کہا جاتا ہے۔ پگڈنڈی پر لوگ پیدل یا خچر، گھوڑے، اُونٹ پر سوار ہو کر سفر کرتے ہیں۔ ہمارے ضلع کے اکثر دیہات پگڈنڈیوں کے ذریعے ایک دُوسرے سے مِلے ہُوئے ہیں۔

کچّی سڑک: مٹّی کو ہموار کر کے چوڑے اور لمبے راستے بنائے جاتے ہیں جنھیں کچّی سڑک کہا جاتا ہے۔ کچّی سڑک پر پیدل چلنے والوں کے علاوہ سائیکل، جیپ، بس اور ٹرک وغیرہ آتے جاتے ہیں۔ چونکہ کچّی سڑک ناہموار ہوتی ہے اور اِس پر گرد اُڑتی ہے، اِس لیے اِس پر سفر تکلیف دِہ ہوتا ہے۔ کچّی سڑکوں پر تیز رفتاری سے سفر نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ضلع میں بعض مقامات کچّی سڑکوں کے ذریعے ایک دُوسرے سے مِلے ہوئے ہیں۔

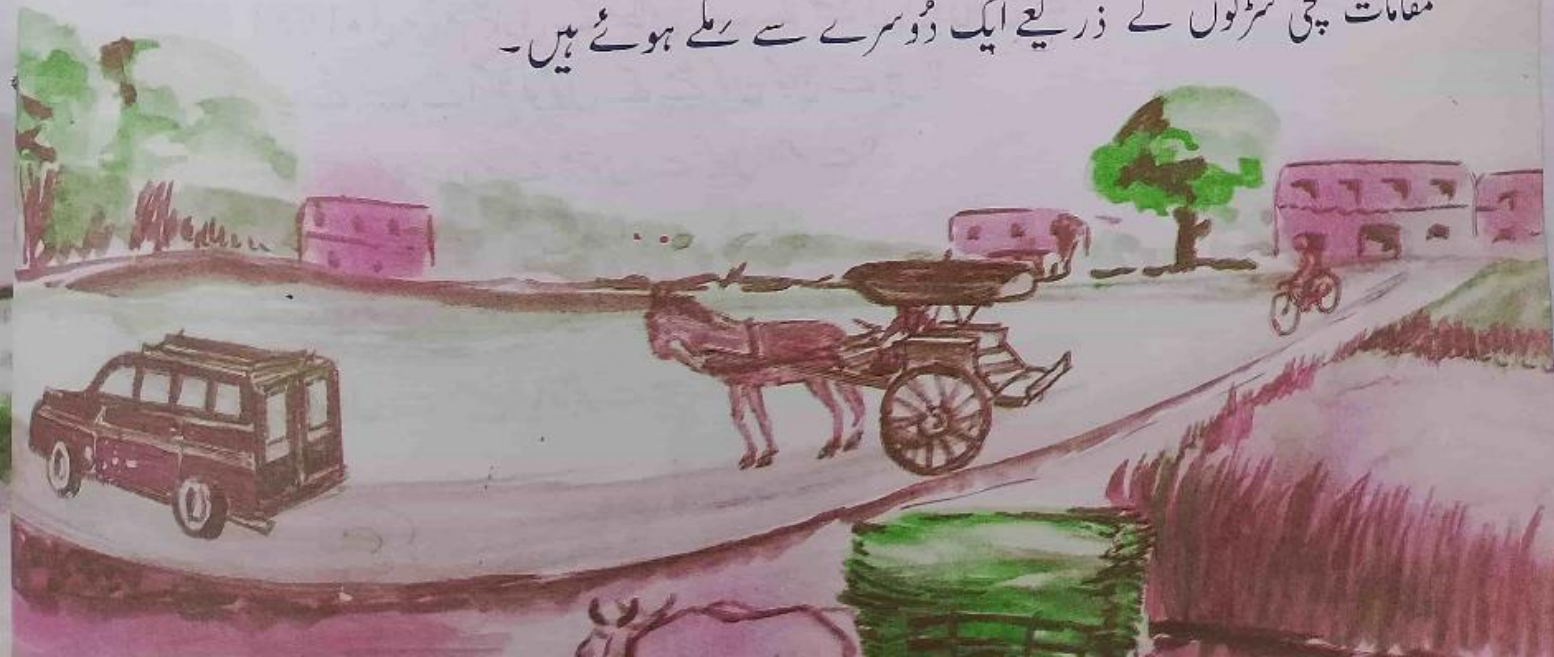

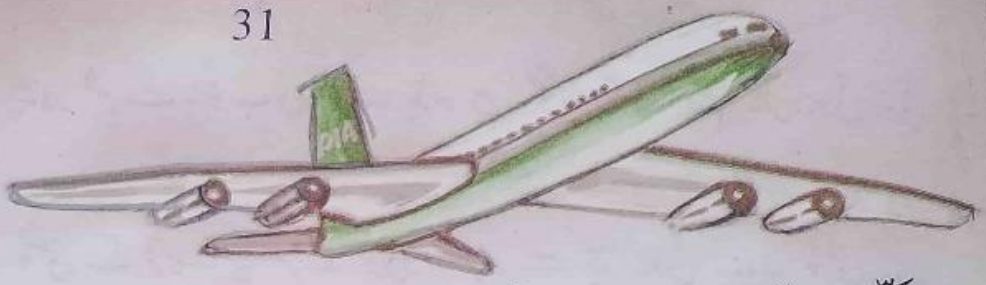

پکّی سڑک : بجری (پتّھر)، تارکول اور سیمنٹ وغیرہ سے بنے ہوئے راستوں کو پکّی سڑک کہا جاتا ہے۔ ران پر آرام اور تیز رفتاری سے سفر ہو سکتا ہے۔ پیدل لوگوں کے علاوہ ان پر ہر قسم کی گاڑیاں تیزی سے آتی جاتی ہیں۔ ہمارے ضلعے کی پکّی سڑکیں یہ ہیں:

قومی شاہراہ: یہ ہمارے ضلعے کی سب سے بڑی سڑک ہے۔ یہ مشرق میں ضلع نوشہرہ سے ہمارے ضلعے میں داخل ہوکر ناصر پور، سردار گڑھی، چُغل پورہ سے ہوتی ہُوئی پشاور پہُنچتی ہے۔ پشاور سے آگے مغرب کی طرف یہ تہکال ، پشاور یونیورسٹی، حیات آباد، جمرود اور درّہ خیبر سے ہوتی ہُوئی افغانستان میں داخل ہوجاتی ہے۔

پشاور سے چارسدّہ : یہ سڑک پشاور شہر سے شمال کی طرف خزانہ، نحقی ، ناگمان، گُل بیلہ اور گُل آباد وغیرہ سے ہوتی ہُوئی ایک طرف چارسدہ اور دوسری طرف شبقدر گئی ہے۔

پشاور سے شب قدر : پشاور صدر سے شمال کی طرف کبابیان، دار منگی، متھرا سے گزُرتی ہوئی وارسک اور شب قدر تک گئی ہے۔ یہ سڑک شب قدر سے مشرق کی طرف تنگی اور چارسدہ اور شمال کی طرف مُہمند ایجنسی گئی ہے۔

اِن بڑی سڑکوں کے علاوہ کئی اور سڑکیں بھی پشاور سے ہرطرف نکلی ہوئی ہیں۔ ان میں مشرق کی طرف ایک سڑک پھندُو اور اُرمڑ تک گئی ہے۔ شمال کی طرف ایک سڑک پخہ غُلام، وڈپگہ اور گلوزئی سے ہوتی ہُوئی مُبڈھنی تک جاتی ہے۔

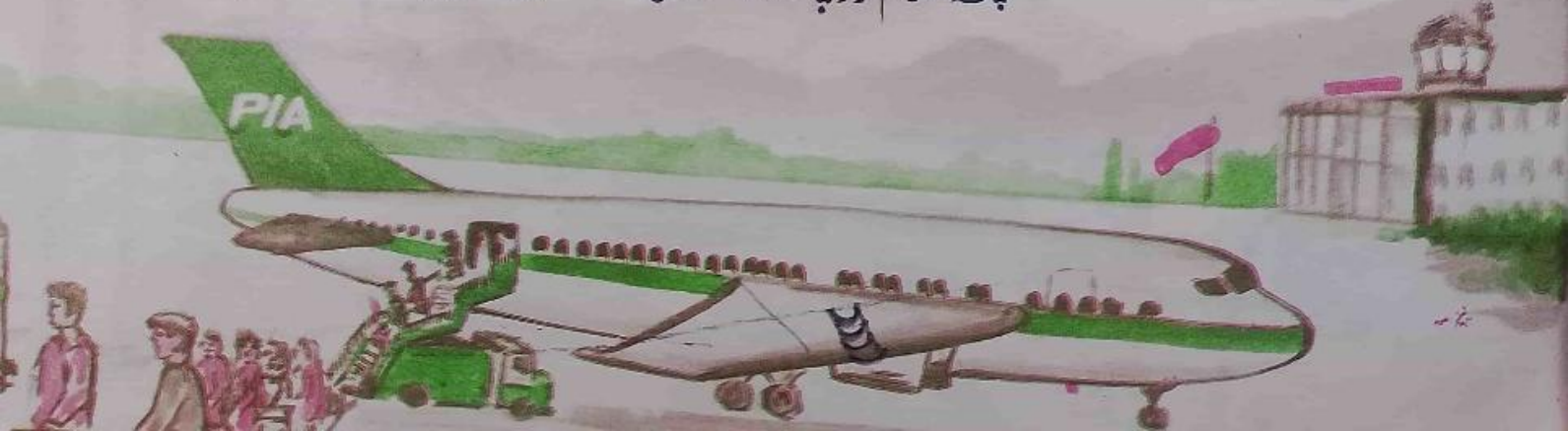

پشاور سے کوہاٹ | پشاور شہر سے جنُوب کی طرف بڈھ بیر، متنی، درّہ آدم خیل ہوتی ہُوئی کوہاٹ جاتی ہے۔

چمکنی سے بڈھ بیر | چمکنی کے قریب یہ سڑک قومی شاہراہ سے جُدا ہوتی ہے۔ چمکنی سے ہو کر یہ بڈھ بیر تک جاتی ہے جہاں یہ پشاور کوہاٹ سڑک میں مل جاتی ہے۔

پشاور سے بہادر کلی | یہ سڑک کوٹلہ مُحسن خان، لنڈی ارباب سے ہوتی ہُوئی بہادر کلی جاتی ہے۔

اِن سڑکوں کے عِلاوہ کئی چھوٹی چھوٹی پکّی سڑکیں بھی ہیں جو ضلعے کے مُختلف مُقامات کو آپس میں مِلاتی ہیں۔

ریلوے لائن | لوہے کی دو متوازی پٹڑیوں کو کہتے ہیں جن پر ریل گاڑیاں چلا کرتی ہیں۔ ریل گاڑیوں پر لوگ سفر بھی کرتے ہیں اور سامان بھی لاتے لے جاتے ہیں۔ ریل گاڑی کے رُکنے کی جگہ کو ریلوے سٹیشن کہتے ہیں۔ ہمارے مُلک کے تمام بڑے بڑے شہر ریلوے لائن کے ذریعے ایک دُوسرے سے مِلے ہوئے ہیں۔

ہمارے ضلعے میں بڑی ریلوے لائن مشرق میں پشاور سے راولپنڈی کی طرف جاتی ہے۔ اِس پر ہمارے ضلعے میں پشاور صدر، پشاور شہر اور ناصر پُور کے ریلوے سٹیشن ہیں۔ پشاور سے مغرب کو یہی لائن خیبر ایجنسی میں جمرود اور لنڈی کوتل تک جاتی ہے۔

ہوائی راستے | ہوائی جہاز سفر کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اِس کے ذریعے لوگ چند گھنٹوں میں دُور دُور کے شہروں تک پہنچ جاتے ہیں۔ ہوائی جہاز ہر جگہ نہیں اُتر سکتا۔ اِس کے اُڑنے اور اُترنے

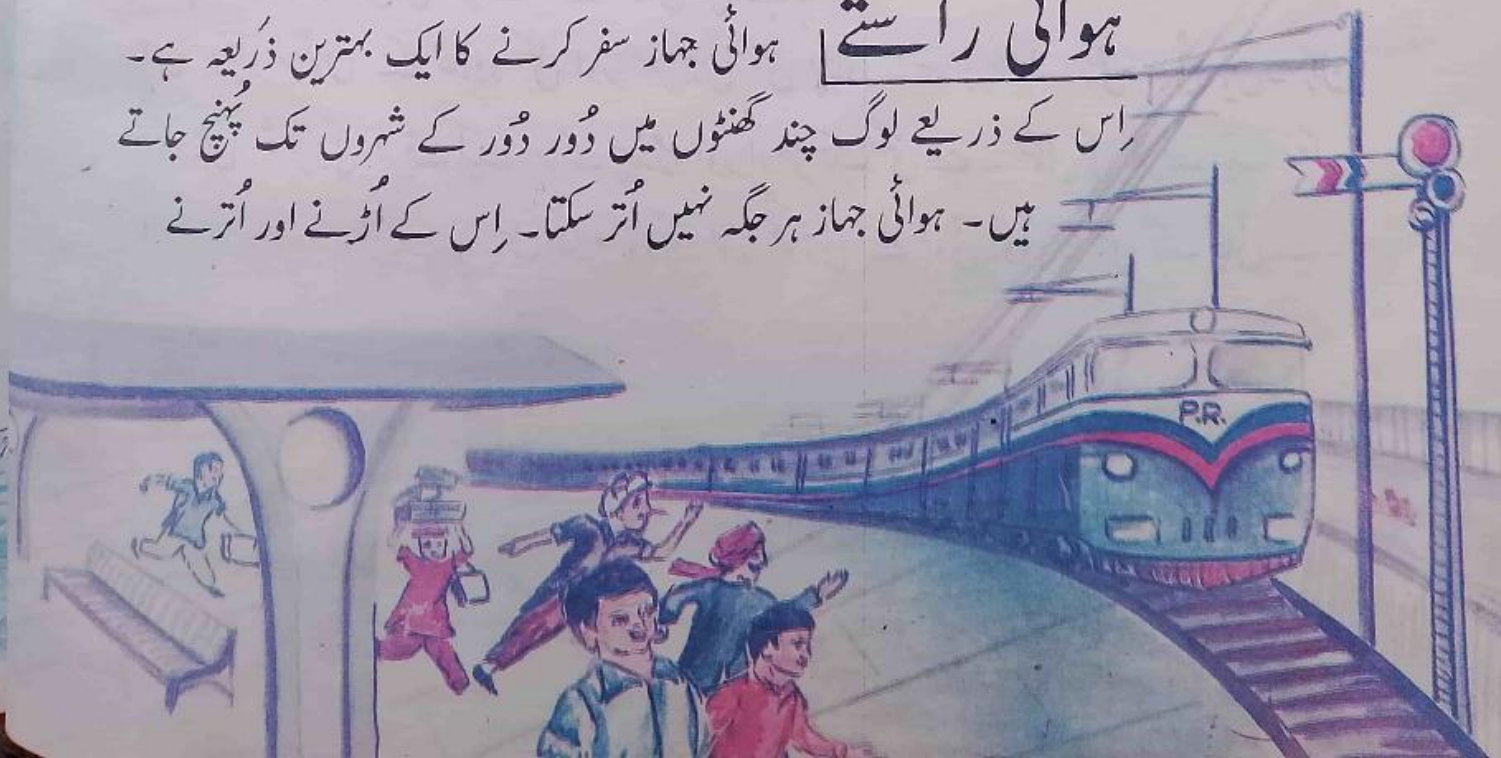

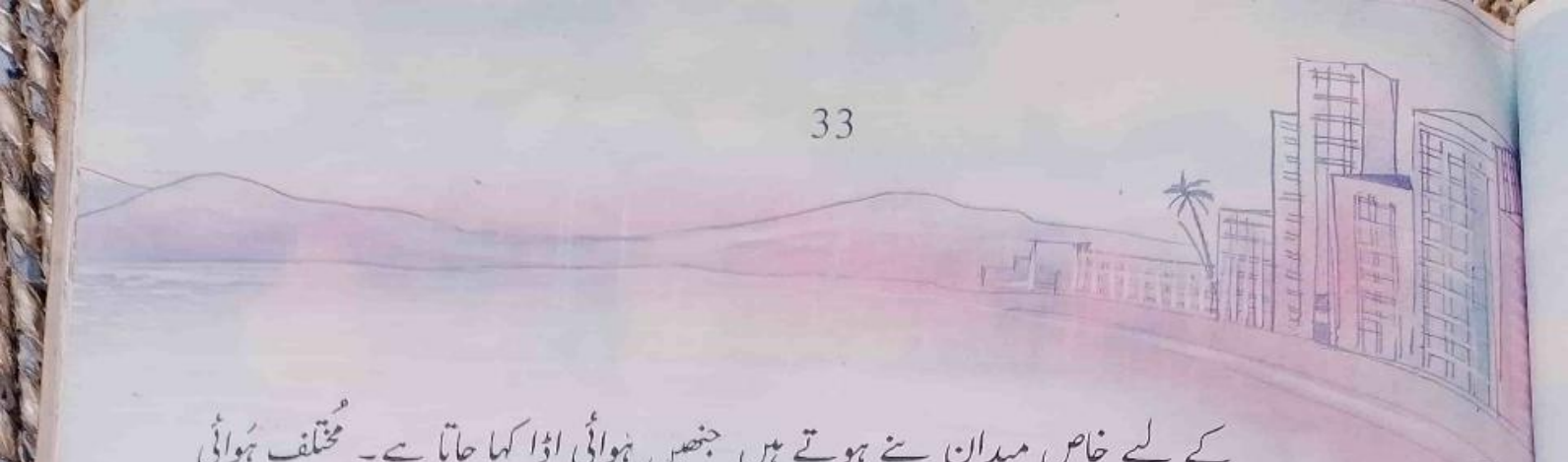

کے لیے خاص میدان بنے ہوتے ہیں جنھیں ہوائی اڈا کہا جاتا ہے۔ مُختلف ہَوائی اڈوں کے درمیان رجن مقرّرہ ہَوائی راستوں پر ہَوائی جہاز اُڑتے ہیں اُنھیں ہَوائی راستے کہتے ہیں۔ ہمارے رضلع کے صدر مُقام پشاور میں ایک بہُت بڑا ہَوائی اڈا موجود ہے۔ یہاں سے روزانہ پاکستان کے تمام بڑے شہروں کے علاوہ کچھ دُوسرے مُلکوں کو بھی ہوائی جہاز جاتے ہیں۔

بحری یا سمندری راستے سمندر بھی آمد و رفت کا ایک بہُت بڑا اور اہم ذریعہ ہے۔ سمندر کے ساحل پر سمندری جہازوں کے رُکنے کے لیے اڈے بنے ہوتے ہیں رجنھیں بُندر گاہ کہا جاتا ہے۔ ایک بَندر گاہ سے دُوسری بَندر گاہ تک سمندری جہازوں کے آنے جانے کے راستے کو سمندری یا بحری راستے کہا جاتا ہے۔

ہمارے رضلع میں چونکہ سمندر نہیں اِس لیے یہاں کوئی بندر گاہ بھی نہیں اور نہ ہی یہاں سمندری جہاز موجُود ہیں۔ ہمارے مُلک کی سب سے بڑی بندر گاہ کراچی (صوبہ سِندھ) میں ہے۔ اِس بندر گاہ سے دُنیا کے تمام مُلکوں کو بحری جہاز آتے جاتے ہیں۔

سوالات

1- اپنے رضلع میں موجود ذرائع آمد و رفت کے نام بتائیں۔
2- آپ کے رضلع میں بڑی بڑی پکّی سڑکیں کون کون سی ہیں؟
3- ریل گاڑیوں کے ٹھہرنے کی جگہ کو کیا کہتے ہیں؟
4- ہوائی راستے کون سے راستے ہوتے ہیں؟
5- بُندر گاہ کِس جگہ کو کہتے ہیں؟

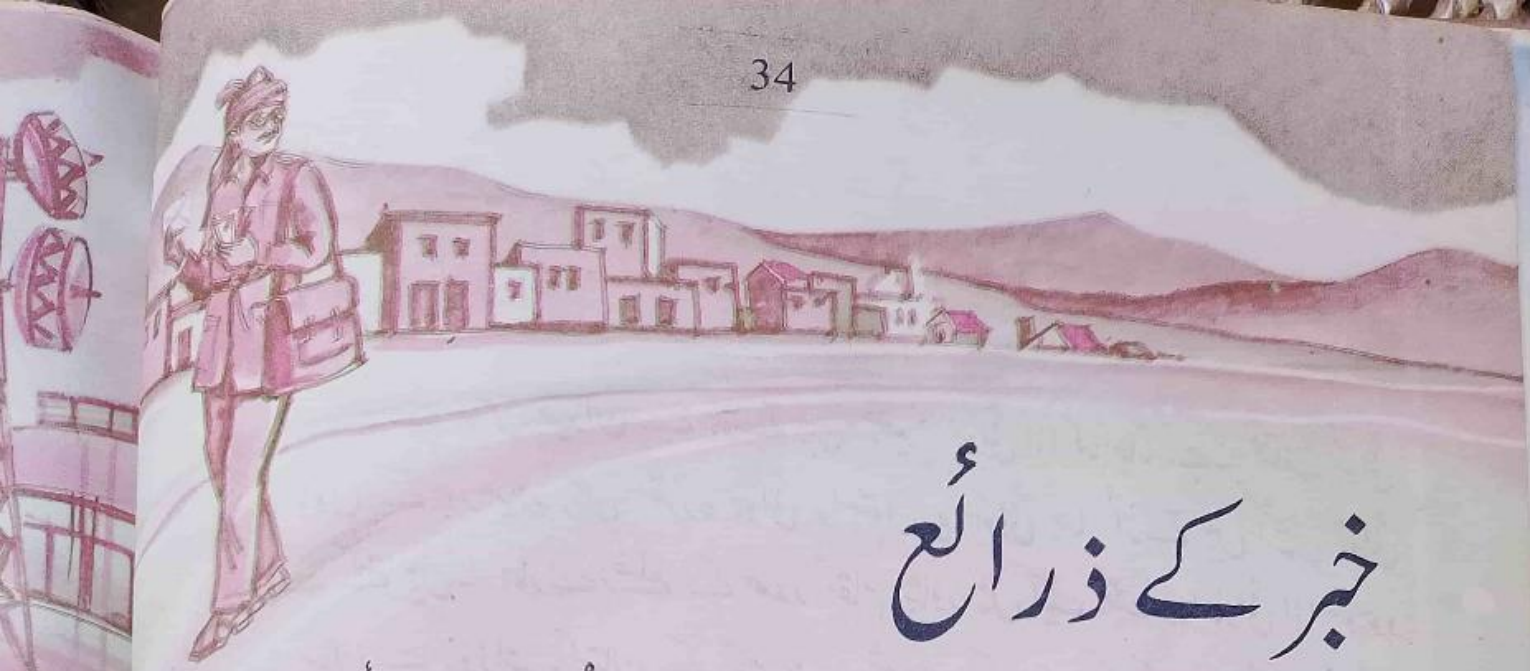

خبر کے ذرائع

کسی خبر یا پیغام کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پُہنچانے کے ذرائع کو خبر کے ذرائع کہتے ہیں۔ خبریں یا پیغامات پُہنچانے کے ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

خطوط : شہروں اور بڑے دیہات میں ڈاک خانے ہوتے ہیں، جہاں لِفافے اور پوسٹ کارڈ ملتے ہیں۔ پیغام بھیجنے والا آدمی اپنا پیغام کاغذ پر لکھ کر لِفافے میں بند کر دیتا ہے۔ جس شخص کے نام پیغام بھیجنا ہو، اُس کا نام اور مکمل پتہ لِفافے پر لکھ کر اُسے ڈاک خانے میں لگے ہوئے ڈاک کے ڈبّے یا لیٹر بکس میں ڈال دیتا ہے۔

ہر روز مقرّرہ وقت پر محکمۂ ڈاک کے مُلازمین لیٹر بکس کھولتے ہیں اور تمام لِفافے نِکال کر لکھے ہُوئے پتوں کے مطابق اُن کو ہَوائی جہاز، ریل گاڑی یا بس کے ذریعے اُن جگہوں تک پُہنچا دیا جاتا ہے۔ وہاں ڈاک خانوں میں ڈاکیے اپنے اپنے علاقوں اور محلوں کے خطُوط الگ کر کے اُن پر لکھے ہوئے پتوں پر پُہنچا دیتے ہیں۔

ٹیلی فون : خبر پُہنچانے کا دوسرا ذریعہ ٹیلی فون ہے۔ ہر ٹیلی فون کا اپنا الگ نمبر ہوتا ہے۔ مطلُوبہ نمبر گھُمانے سے دُوسرے مقام پر ٹیلی فونی رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ اِس طرح ایک دُوسرے سے بات چیت ہو جاتی ہے اور حالات معلُوم ہو جاتے ہیں۔

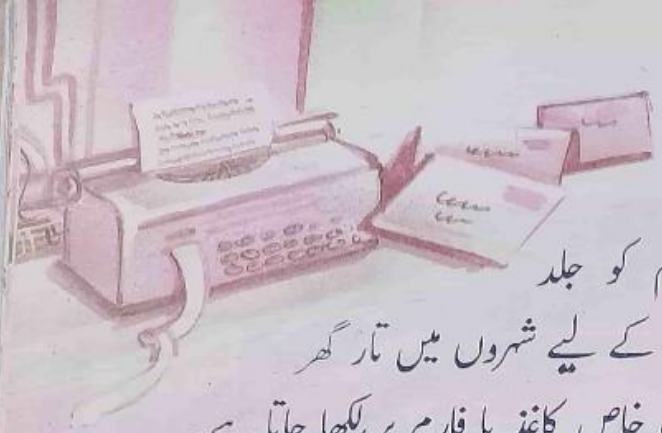

تار (ٹیلی گرام) : پیغام کو جلد پہنچانے کے لیے تار دیا جاتا ہے۔ تار دینے کے لیے شہروں میں تار گھر ہوتے ہیں۔ پیغام ایک خاص کاغذ یا فارم پر لکھا جاتا ہے۔ تار گھر کے مُلازم پیغام کے الفاظ کی تعداد کے مُطابق ہم سے پیسے وصُول کرتے ہیں اور پیغام کو ایک مشین کے ذریعے دُوسرے شہر کے تار گھر کو فوراً پہنچا دیتے ہیں۔ وہاں پیغام کو ایک کاغذ پر لکھ کر پتہ کے مُطابق ہمارے آدمی کے پاس فوراً پہنچا دیا جاتا ہے۔

اب تو ٹیلی پرنٹر اور ٹیلی فیکس کے ذریعے دُور دُور شہروں تک پیغام رسانی کا کام اور بھی آسان ہو گیا ہے۔ یہ ذریعے بھی ٹیلی گرام کی طرح کام کرتے ہیں۔ فرق صرف اِتنا ہے کہ اِن کے ذریعے بھیجے جانے والے پیغامات دُوسرے مقام پر اصل شکل میں براہِ راست چھپتے رہتے ہیں۔

ریڈیو : ریڈیو کے ذریعے ہمیں اپنے اور دُوسرے مُلکوں میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں معلُوم ہوتا رہتا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں ریڈیو سٹیشن ہوتے ہیں، جہاں ایک کمرے میں ایک خاص مشین کے سامنے بیٹھ کر خبریں وغیرہ پڑھی جاتی ہیں۔ یہ خبریں ایک اور مشین کے ذریعے ہَوا میں گھُل مِل جاتی ہیں۔ ہر ریڈیو سٹیشن کا اپنا اپنا نمبر ہوتا ہے۔ جب ہم ریڈیو کو اُس سٹیشن کے نمبر پر لگاتے ہیں تو وہاں سے نشر ہونے والی خبریں اور دُوسرے پروگرام ہم سُنتے ہیں۔

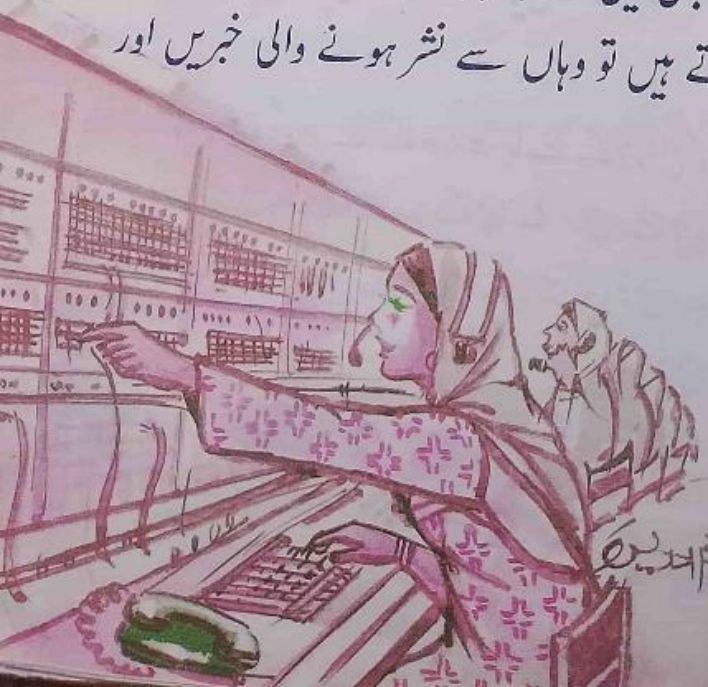

ٹیلی وِژن : ٹیلی وِژن بھی ریڈیو کی طرح کام کرتا ہے لیکن اِس پر آواز سُننے

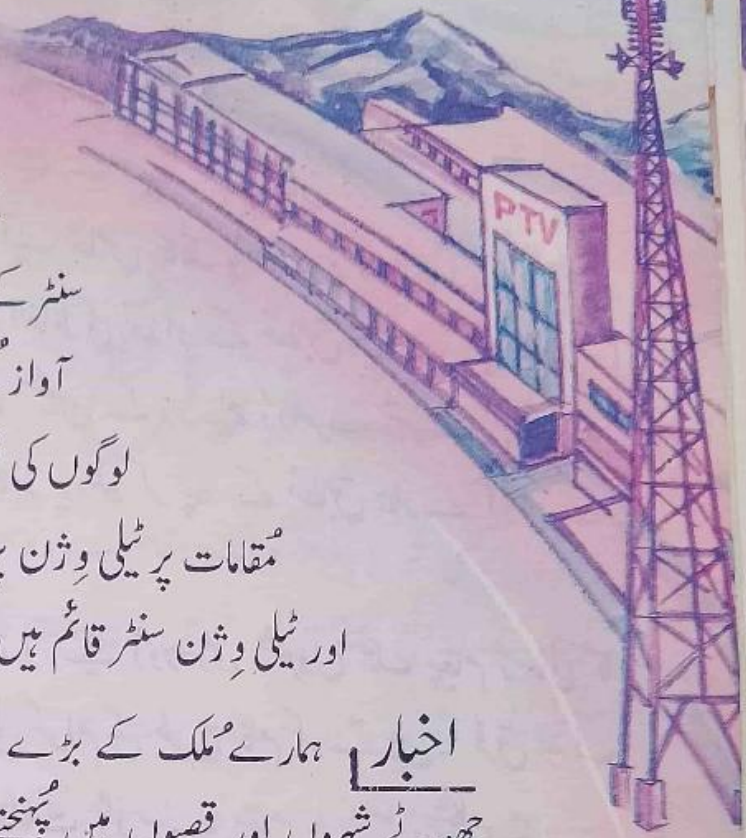

کے علاوہ ہم بولنے والے کی تصویر بھی دیکھ سکتے ہیں۔ جب ہم ٹیلی وِژن لگاتے ہیں تو ٹیلی وِژن سنٹر کے پروگرام ایک شیشے پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اِس طرح آواز سُننے کے ساتھ ساتھ ہم بولنے یا کام کرنے والے لوگوں کی تصویریں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے کے اکثر مُقامات پر ٹیلی وِژن پروگرام دیکھے جا سکتے ہیں۔ پشاور میں ریڈیو سٹیشن اور ٹیلی وِژن سنٹر قائم ہیں۔

اخبار ہمارے مُلک کے بڑے شہروں میں روزانہ کئی اخبار چھپتے ہیں۔ یہ اخبار چھوٹے شہروں اور قصبوں میں پُہنچتے رہتے ہیں اور لوگ اِنھیں پڑھ کر قِسم قِسم کے حالات اور واقعات سے واقِف ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے کے صدر مُقام پشاور سے پشتو، اُردو اور انگریزی میں روزانہ اخبار چھپتے ہیں۔

اخبارات کے علاوہ ہفتہ وار اور ماہوار رسالے بھی چھپتے ہیں۔ اِن میں بھی قِسم قِسم کے حالات اور واقعات ہوتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے میں مُلک میں چھپنے والے اخبار اور رسالے باقاعدگی سے آتے ہیں۔

سوالات

1- ایک دُوسرے کے حالات جاننے کے ذرائع کون کون سے ہیں؟
2- ڈاک کے لِفافے کہاں ملتے ہیں؟
3- ٹیلی فون اور تار میں کیا فرق ہے؟
4- ریڈیو اور ٹیلی وِژن میں کیا فرق ہے؟

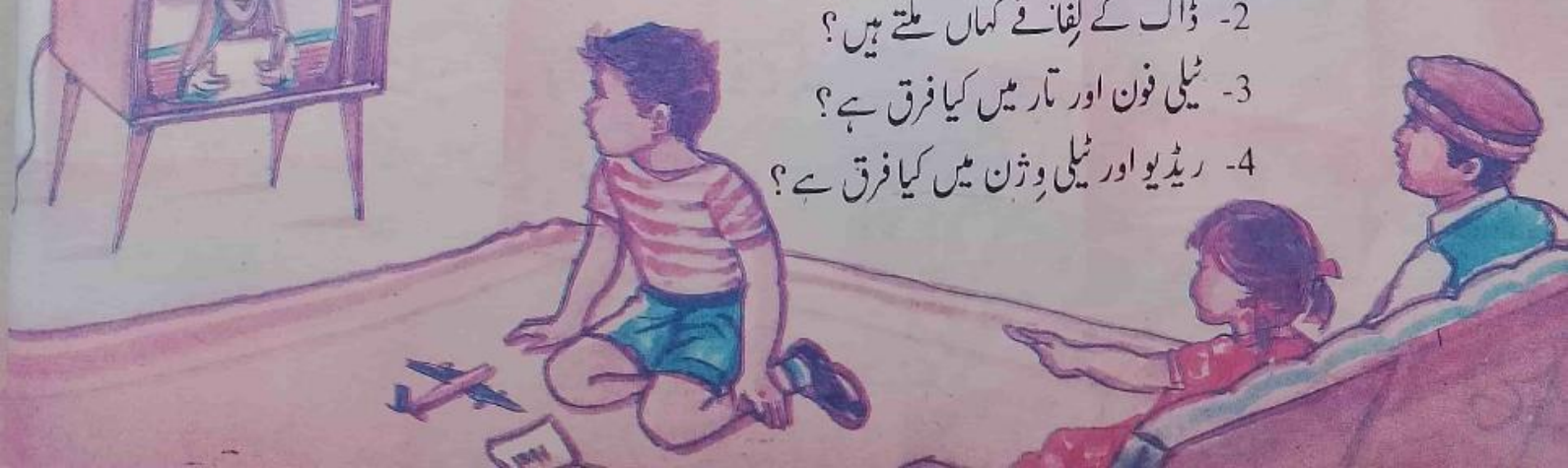

اِنتظامی تقسیم

ہمارے مُلک کے چار صُوبے ہیں۔ صُوبہ سرحد کو لوگوں کی آسانی اور اِنتظامی سہولت کے لیے اِکیس ضِلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہمارا ضِلع پشاور صوبہ سرحد کے پشاور ڈویژن کا ایک باقاعدہ ضِلع ہے۔ ضِلع کے سربراہ کو ڈِپٹی کمشنر کہتے ہیں۔

ڈِپٹی کمشنر ضِلع کا اِنتظامی سربراہ ہوتا ہے۔ تمام ضِلع میں اَمن و امان قائم رکھنے اور زمینوں کا ریکارڈ رکھنے کی ذِمے داری بھی ڈِپٹی کمشنر کی ہوتی ہے۔ لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لیے ڈِپٹی کمشنر کے پاس عدالتی اِختیارات ہوتے ہیں، اِس وجہ سے اِسے ضِلعی مجسٹریٹ بھی کہتے ہیں۔ ڈِپٹی کمشنر کی مدد کے لیے کئی ماتحت افسر اور مجسٹریٹ ہوتے ہیں۔ ڈِپٹی کمشنر کا دفتر اور عدالت ضِلع کے صدر مُقام پشاور میں واقع ہیں۔

لوگوں کے آرام اور اُن کے مُعاملات کو فوری طور پر طے کرنے کے لیے ضِلع کو بھی چند اِنتظامی علاقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، جنھیں تحصیل کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضِلع میں ایک تحصیل ہے، یعنی تحصیلِ پشاور۔

تحصیل تحصیل کے اِنتظامی سربراہ کو اسسٹنٹ کمشنر کہتے ہیں۔ وہ ساری تحصیل میں نظم و نسق اور اَمن و امان کا ذِمے دار ہوتا ہے۔ زمینوں کا ریکارڈ بھی رکھتا ہے اور زمینداروں سے مالیہ وصول کرتا ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر مُقدّموں کا فیصلہ بھی کرتا ہے۔ اِس کی مدد کے لیے ہر تحصیل میں تحصیل دار، نائب تحصیل دار، قانُون گو، گرداور اور پٹواری ہوتے ہیں۔

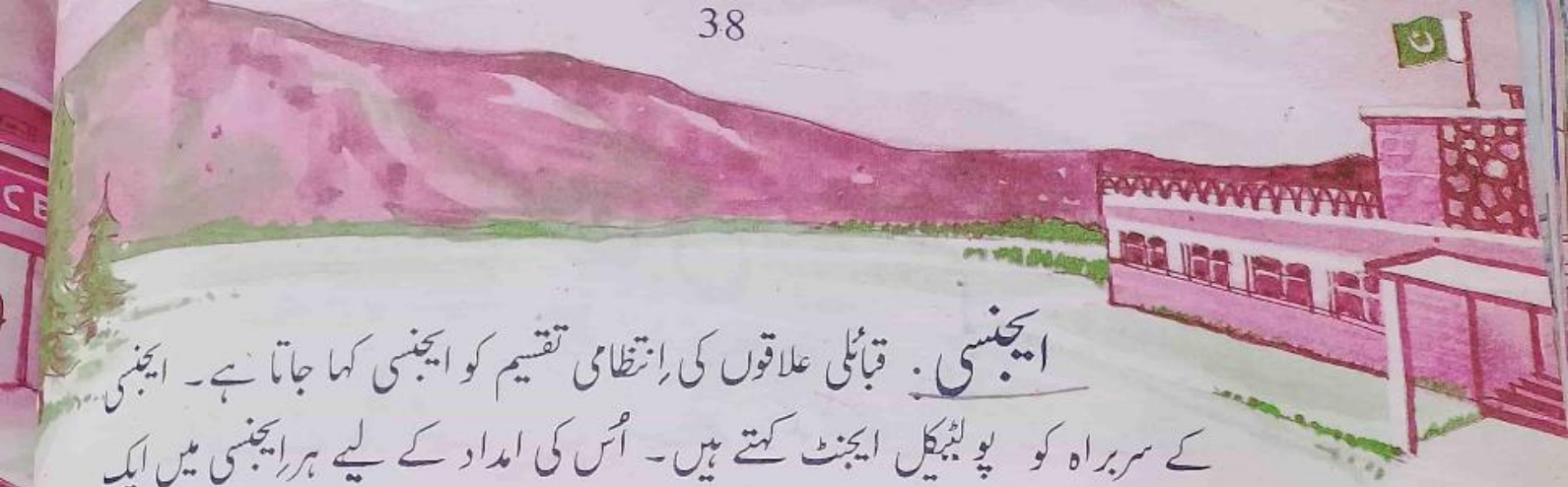

ایجنسی: قبائلی علاقوں کی اِنتظامی تقسیم کو ایجنسی کہا جاتا ہے۔ ایجنسی کے سربراہ کو پولیٹیکل ایجنٹ کہتے ہیں۔ اُس کی امداد کے لیے ہر ایجنسی میں ایک اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر ہوتا ہے۔ ایجنسی کے علاقے کو بھی چند تحصیلوں میں تقسیم کیا ہُوا ہوتا ہے۔ ایجنسی میں تحصیل کے سربراہ کو پولیٹیکل تحصیل دار کہتے ہیں۔

عدالت: جائیداد وغیرہ اور آپس کے جھگڑوں کے فیصلے عدالت میں ہوتے ہیں۔ ضلع میں سب سے بڑی عدالت کو سیشن جج کی عدالت کہتے ہیں۔ قانُون کے مُطابق جھگڑوں کے فیصلوں کے کام کو مُقدّمہ کہا جاتا ہے۔ روپے پیسے، زمین اور جائیداد کے مُقدّمات کو دیوانی مُقدّمے کہا جاتا ہے۔ ڈاکے، چوری، مارپیٹ اور قتل کے مُقدّمات کو فوجداری مُقدّمے کہا جاتا ہے۔ سیشن جج کی عدالت ہمارے ضلع کے صدر مقام میں ہے۔ سیشن جج کی مدد کے لیے ضلع میں اور بھی جج ہوتے ہیں۔ مُقدّمات کی پیروی کرنے والے لوگوں کو وکیل کہتے ہیں۔ وکیلوں نے قانُون کی خاص تعلیم حاصل کی ہوتی ہے اور وہ اِس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ہر مُقدّمے کا فیصلہ قانُون کے مُطابق ہو۔

پولیس: ضلع میں امن و امان قائم رکھنا اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنا پولیس کی ذِمّے داری ہے۔ پولیس قاتلوں، چوروں، ڈاکوؤں اور فساد کرنے والوں کو پکڑتی ہے اور عدالت میں لے جا کر قانُون کے مُطابق اُن کو سزا دِلواتی ہے۔

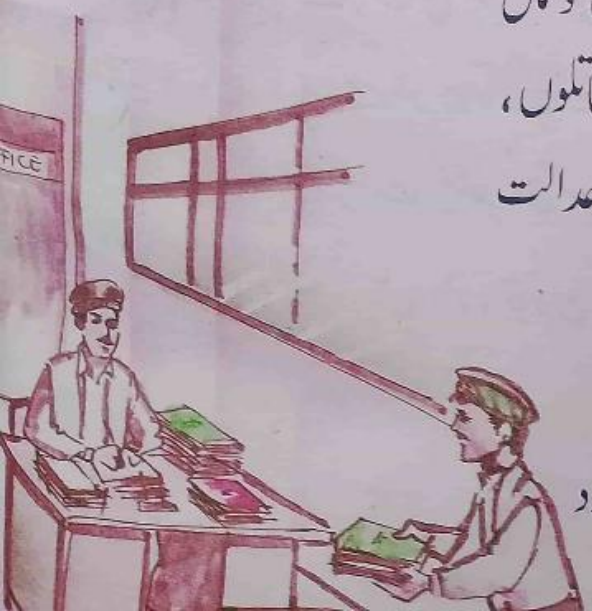

ضلع میں پولیس کے نگرانِ اعلیٰ کو سُپرنٹنڈنٹ پولیس کہتے ہیں۔ عام طور پر اُسے ایس۔ پی کہا جاتا ہے۔ اُس کی مدد کے لیے ہر ضلع میں اڈیشنل سُپرنٹنڈنٹ پولیس ہوتے ہیں۔

تحصیل میں پولیس کے سربراہ کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کہا جاتا ہے۔ عام طور پر اُسے ڈی۔ ایس۔ پی کہتے ہیں۔

ہر تحصیل میں کئی پولیس سٹیشن یا تھانے ہوتے ہیں۔ پولیس سٹیشن یا تھانے کے سربراہ کو تھانے دار کہا جاتا ہے۔ تھانے دار اپنے اپنے علاقوں میں امن و امان قائم رکھتے اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں۔

میونسپل کمیٹی : ہر شہر میں مُقامی طور پر انتظام چلانے اور لوگوں کی ضرُوریات کا خیال رکھنے کے لیے میونسپل کمیٹی ہوتی ہے۔ کمیٹی کا بُنیادی کام شہر کو صاف سُتھرا رکھنا، آب رسانی کا اِنتظام، سڑکوں اور گلیوں میں روشنی کا اِنتظام اور خوراک کی اشیا کی نگرانی ہوتا ہے۔ میونسپل کمیٹی شہر میں تعلیمی، طبّی اور تفریحی اِدارے بھی چلاتی ہے۔ کمیٹی اپنا خرچ شہر کے اندر لائے جانے والے سامان پر چُنگی لگانے اور اپنی جائیدادوں کو کرائے پر دینے سے پُورا کرتی ہے۔

چھوٹے شہروں میں اِس قسم کے اِداروں کو ٹاؤن کمیٹی اور بہُت بڑے شہروں میں کارپوریشن کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضلع کے صدر مُقام میں بھی ایک میونسپل کارپوریشن قائم ہے۔

اِس کے سربراہ کو میئر کہا جاتا ہے۔

ضلعی یا ڈسٹرکٹ کونسل : تمام ضلع کے دیہات میں تعلیم، صحّت، آب رسانی اور ترقّی کے لیے دُوسرے چھوٹے بڑے

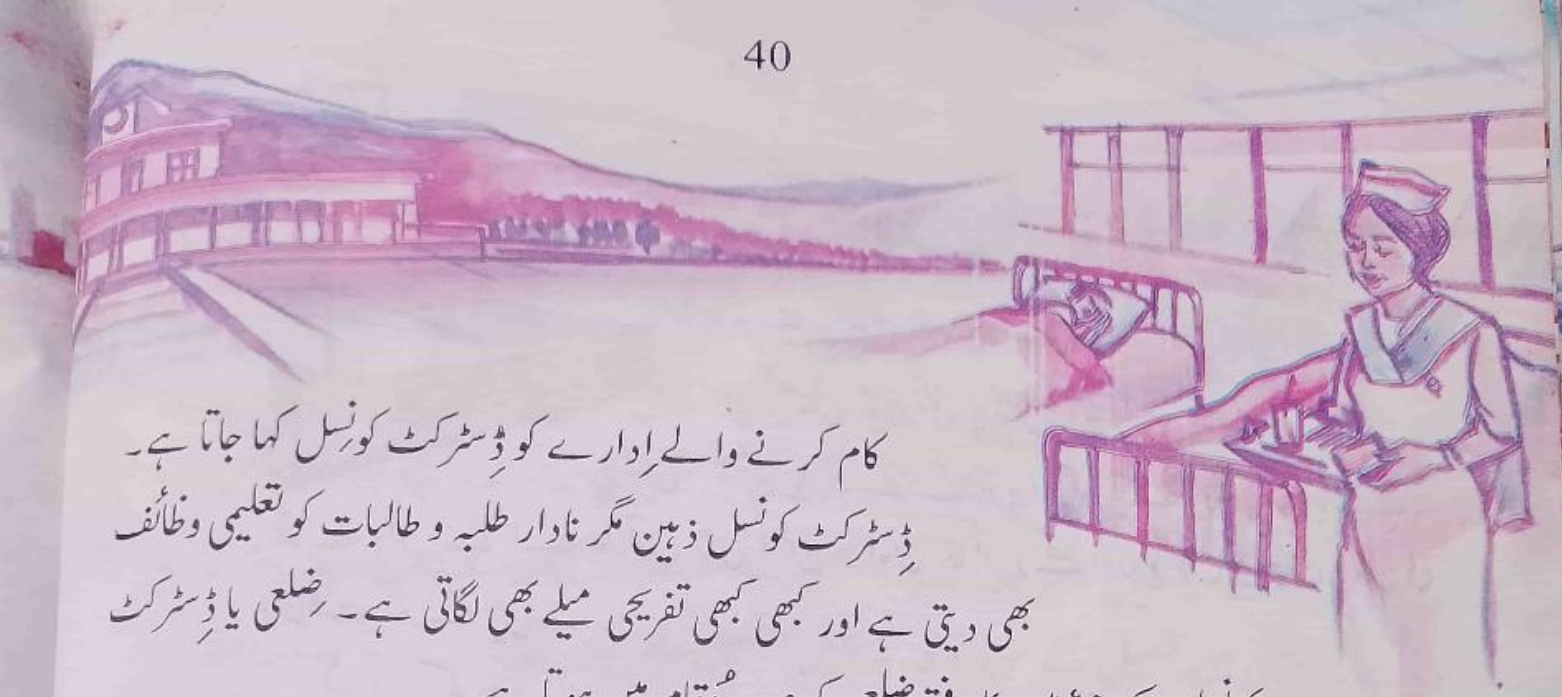

کام کرنے والے اِدارے کو ڈِسٹرکٹ کونسل کہا جاتا ہے۔ ڈِسٹرکٹ کونسل ذہین مگر نادار طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف بھی دیتی ہے اور کبھی کبھی تفریحی میلے بھی لگاتی ہے۔ ضلعی یا ڈِسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کا دفتر ضلع کے صدر مُقام میں ہوتا ہے۔

تعلیم ہمارے ضلع میں مُختلف قسم کے کئی سکُول اور دیگر تعلیمی اِدارے ہیں جہاں ہزاروں بچّے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سکُولوں کا اِنتظام، اُستادوں کی بھرتی و رہنمائی اور اِمتحانات کا بندوبست کرنے والے اِدارے کو مُحکمۂ تعلیم کہتے ہیں۔ دُوسرے محکموں کی طرح محکمۂ تعلیم کا بھی ہر سطح پر ایک ایک نِگران مقرّر ہے۔ تحصیل کی سطح پر پرائمری سکُولوں کے نِگرانی کرنے والے افسر کو سب ڈویژنل ایجوکیشن افسر کہا جاتا ہے۔ ضلع کی سطح پر تمام سکُولوں کی نِگرانی کرنے والے افسر کو ڈِسٹرکٹ ایجوکیشن افسر کہا جاتا ہے۔ اِس طرح لڑکیوں کے سکُولوں کی نِگرانی اور معائنے کے لیے ہر سطح پر زنانہ ایجوکیشن افسر ہوتی ہیں۔

کالجوں کا اِنتظام صوبے کی سطح پر ہوتا ہے۔ پہلی سے بارہویں جماعت تک ہر مضمون کی کِتابوں کی لِکھائی اور چھپائی کا کام بھی صوبے کی سطح پر ہوتا ہے۔ دسویں، گیارہویں اور بارہویں جماعت کے اِمتحان کا اِنتظام کرنے کے لیے ہمارے صوبے میں چار بورڈ قائم ہیں۔

ضلعی اداروں کا باہمی رابطہ : لوگوں کی جان و مال کی حفاظت، اُن کی بُنیادی ضرُورتوں کا بندوبست، تعلیم، صحّت، صفائی، بجلی، آمدورفت کے ذرائع کا اِنتظام وغیرہ کرنے کے لیے مُختلف اِدارے مِل جُل کر کام کرتے ہیں۔ یہ سب اِدارے ہمارے فائدے اور بھلائی کے لیے کام کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہر اِدارے کے ساتھ تعاون کریں۔

سوالات

1- ضلع کے سب سے بڑے اِنتظامی سربراہ کو کیا کہتے ہیں؟

2- دیوانی اور فوجداری مُقدمات میں کیا فرق ہے؟

3- پولیس کے کیا کیا فرائض ہیں؟

4- میونسپل کمیٹی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

5- ڈِسٹرکٹ کونسل کے کیا فرائض ہیں؟

6- اپنے ضلعے کی تعلیمی اِنتظامیہ کے بارے میں آپ کیا کچھ جانتے ہیں؟

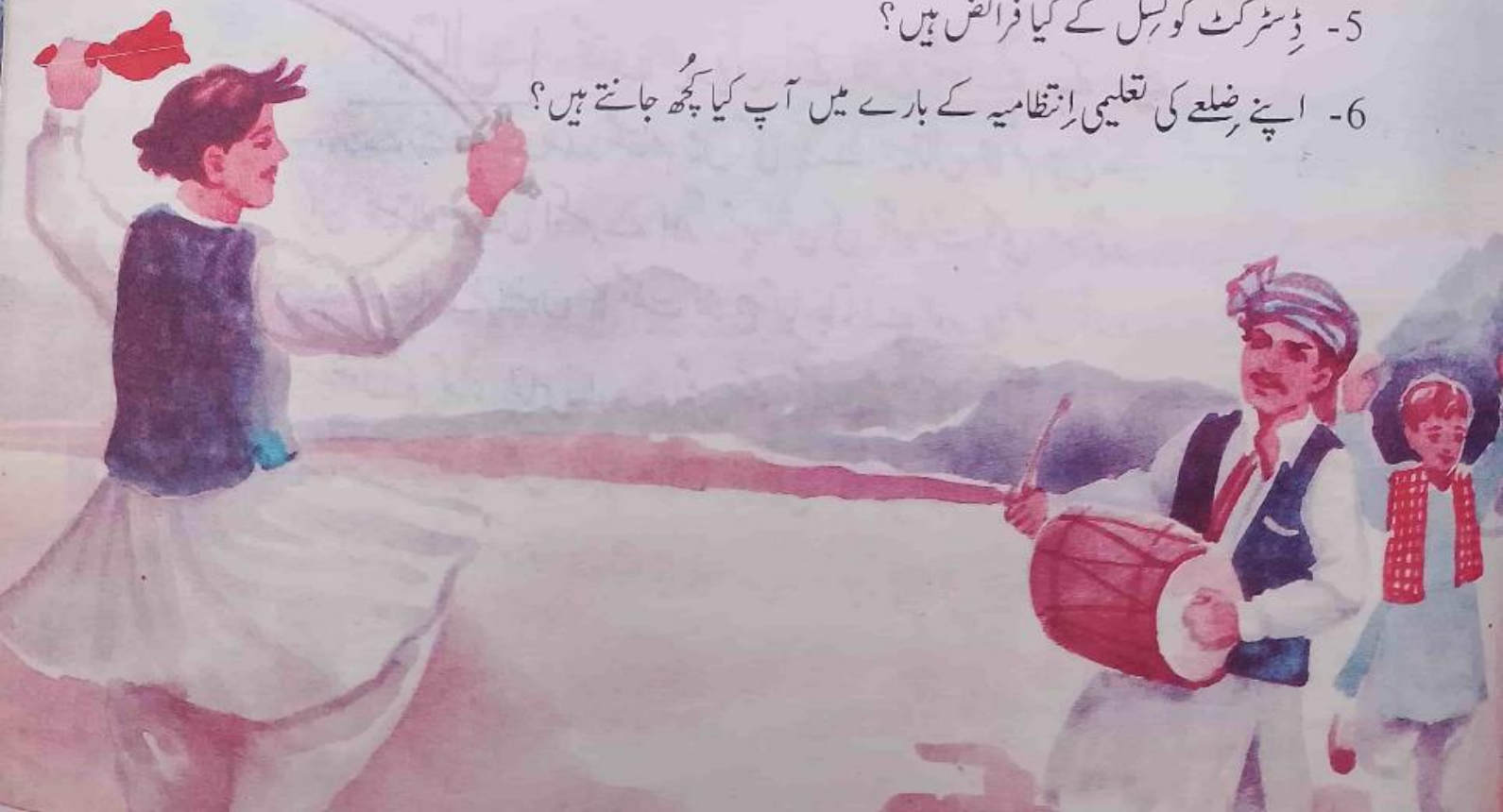

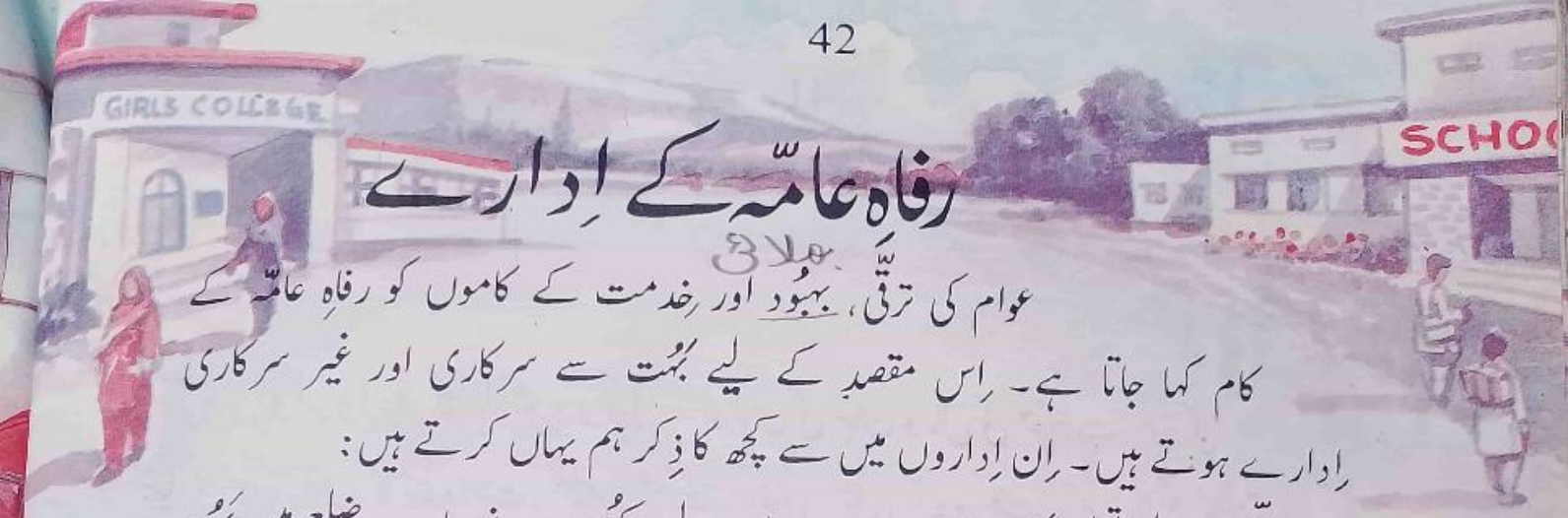

رفاہِ عامّہ کے اِدارے

عوام کی ترقّی، بہبُود اور خدمت کے کاموں کو رفاہِ عامّہ کے کام کہا جاتا ہے۔ اِس مقصد کے لیے بہُت سے سرکاری اور غیر سرکاری اِدارے ہوتے ہیں۔ اِن اِداروں میں سے کچھ کا ذِکر ہم یہاں کرتے ہیں:

سکول

ترقّی کے لیے تعلیم بہُت ضرُوری ہے، اِس لیے حکُومت نے ہمارے ضِلع میں بہُت سے سکُول قائم کیے ہیں جہاں ہزاروں بچّے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پہلی سے پانچویں جماعت تک تعلیم پرائمری سکُولوں میں دی جاتی ہے۔ مِڈل سکُولوں میں آٹھویں تک اور ہائی سکُولوں میں دسویں جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ سکُول ہوتے ہیں۔ حکُومت ہمارے ضِلع میں ہر سال کئی نئے سکُول بھی کھولتی ہے۔

کالج

دسویں جماعت کے بعد بچّے کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کالج میں بڑے بڑے کُتب خانے، تجربہ گاہیں اور کھیل کے میدان بھی ہوتے ہیں۔ دُور دراز کے طلبہ کے رہنے کے لیے کالج میں ہوسٹل بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے میں کئی زنانہ و مردانہ کالج، تیکنیکی اِدارے اور اعلیٰ تعلیم کے لیے تین یونیورسٹیاں قائم ہیں۔

ہسپتال

مُختلف بیماریوں کے عِلاج مُعالجے کے لیے ہمارے ضِلعے کے صدر مُقام میں کئی بڑے ہسپتال قائم ہیں۔ اِن ہسپتالوں میں ایکسرے اور آپریشن کی سُہولت بھی موجُود ہے۔ یہاں مریضوں کا مُفت عِلاج کیا جاتا ہے اور داخل شُدہ مریضوں کو کھانا، لِباس اور دوائیں بھی مُفت مُہیّا کی جاتی ہیں۔ ہسپتال میں ماہر مرد، خواتین ڈاکٹر اور نرسیں ہر وقت مُوجود رہتے ہیں۔

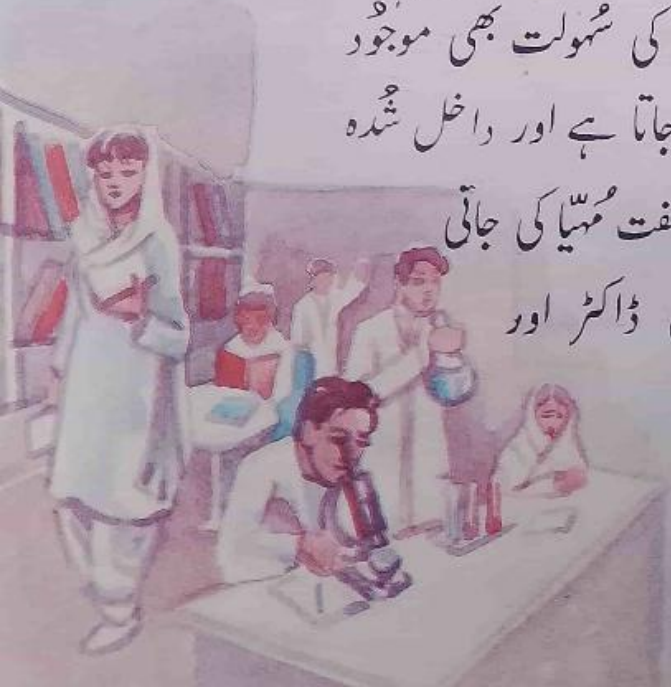

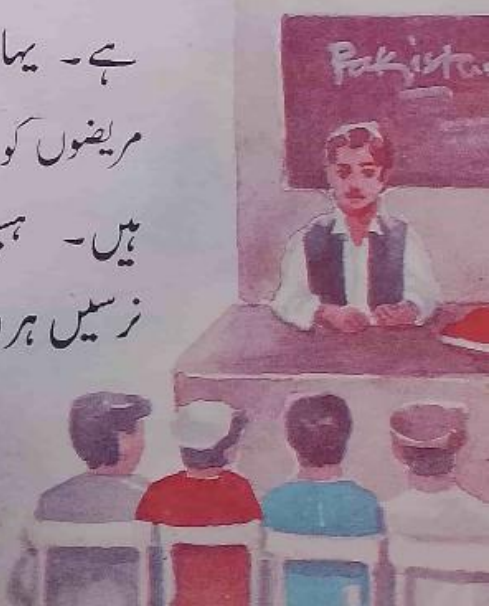

پشاور میں حیات شہید ٹیچنگ ہسپتال، لیڈی ریڈنگ ہسپتال، زچّہ بچّہ ہسپتال، کنٹونمنٹ ہسپتال، بچّوں کا ہسپتال اور سی۔ ایم۔ ایچ بڑے اور مشہور ہسپتال ہیں۔ اِن ہسپتالوں کے علاوہ ضلع کے بڑے دیہات میں چھوٹے ہسپتال (ڈسپنسریاں) بھی موجود ہیں۔

شفاخانہ حیوانات

مال مویشی ہماری بڑی دولت ہیں۔ اِن کی حفاظت اور دیکھ بھال ضروری ہے۔ بیماری کی صُورت میں اِن کے بروقت علاج کے لیے ہمارے ضلع کے صدر مُقام میں ایک شفاخانہ حیوانات ہے۔ اِس کے علاوہ بعض دُوسرے بڑے دیہات میں بھی مال مویشیوں کے علاج مُعالجے کے لیے چھوٹے شفاخانے قائم ہیں۔

یتیم خانے

بے سہارا اور یتیم بچّوں کے لیے مُلک کے بڑے شہروں میں یتیم خانے قائم ہیں جہاں اُنھیں خوراک، لباس، رہائش مُہیّا کی جاتی ہیں۔ تعلیم دینے کے علاوہ بچّوں کو بعض مُفید ہُنر بھی سکھائے جاتے ہیں۔

بنک

بنک میں لوگ اپنی بچائی ہُوئی رقم یا فالتو روپیہ رکھتے ہیں اور ضرُورت کے وقت نکال لیتے ہیں۔ بنک میں رقم محفُوظ رہتی ہے اور اِس پر مُنافع بھی مِلتا ہے۔ ہمارے صوبے کے بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں مُختلف قسم کے بنک قائم ہیں۔

بنک میں رقم جمع کرانے کے دو بڑے فائدے ہیں۔ ایک تو بچائی ہُوئی رقم مُشکل وقت میں ہمارے کام آتی ہے، دُوسرے حکومت اِس کو مُفید کاموں میں لگاتی ہے۔ اِس سے بجلی گھر اور کارخانے قائم کئے جاتے ہیں۔ زراعت کو ترقی دی جاتی ہے۔ اِس طرح لوگوں کو مُلازمت اور کاروبار کے مواقع

ملتے ہیں اور مُلک بھی ترقّی کرتا ہے۔

بنکوں کی کئی قسمیں ہیں۔ زراعت کو ترقی دینے والے بنک کو زرعی ترقیاتی بنک کہا جاتا ہے۔ یہ بنک زمینداروں کو ٹریکٹر، مصنوعی کھاد، اچھی قسم کے بیج خریدنے اور ٹیوب ویل (مشینی کنویں) وغیرہ لگانے کے لیے قرض دیتا ہے۔ اِس طرح زراعت کو ترقی مِلتی ہے۔

صنعت کاروں کو قرض دینے والے بنک کو صنعتی ترقیاتی بنک کہا جاتا ہے۔ صنعت کار اِس قرض سے کارخانے لگاتے ہیں، جہاں بہُت سی چیزیں بنتی ہیں اور لوگوں کو روزگار بھی مِلتا ہے۔

اِمداد باہمی یا کوآپریٹو بنک

اِس قسم کے بنک اِمداد باہمی کی بُنیاد پر کام کرتے ہیں۔ یہ صرف اپنے ارکان یا حِصّہ داروں کو قرض پر روپیہ دیتے ہیں۔

بیمہ کمپنی

لوگوں کے جان و مال کو مالی تحفّظ دینے والے اِدارے کو بیمہ کمپنی کہتے ہیں۔ بیمہ کمپنی میں ایک خاص مُدّت تک ماہوار یا سالانہ رقم جمع کرائی جاتی ہے اور مُقرّرہ میعاد ختم ہونے پر جمع شُدہ رقم اور اِس کا مُنافع بیمہ کمپنی سے اُس شخص کو ادا کر دیا جاتا ہے۔ اگر میعادِ مقرّرہ سے بیمہ شُدہ شخص کی موت پہلے واقع ہو تو تب بھی پوری رقم بمع مُنافع اُس کے بچّوں کو مِل جاتی ہے۔ بیمے کی بہُت سی قِسمیں ہیں مثلاً آگ کا بیمہ، موٹر گاڑیوں کا بیمہ اور فصلوں وغیرہ کا بیمہ۔

اوقاف

بعض دولت مند لوگ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں حِصّہ لیتے ہیں اور اپنی زمینیں اور جائیدادیں مسجدوں، مزاروں اور تعلیمی درسگاہوں کے اخراجات کو پُورا

کرنے کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ وقف جائیدادوں کی دیکھ بھال اور اُن سے حاصل ہونے والی آمدنی کو صحیح طور پر خرچ کرنے کے لیے حکومت نے محکمۂ اوقاف بنایا ہے۔

یہ محکمہ مسجدوں، اولیائے کرام کے مزاروں اور مذہبی درسگاہوں کی دیکھ بھال اور مرمّت وغیرہ کا انتظام کرتا ہے اور دینی عُلوم حاصل کرنے والے مُستحق طلبہ کو وظیفے دیتا ہے۔

بہبُودِ اطفال کے ادارے

جسمانی طور پر معذُور بچّوں کی دیکھ بھال کرنے والے اِدارے کو دارالاطفال کہا جاتا ہے۔

اِن اِداروں میں معذُور بچّوں کو لباس، خوراک، علاج اور رہائش کی سہُولتیں مُہیّا کی جاتی ہیں۔ دینی اور دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ بعض مُفید ہُنر بھی سکھائے جاتے ہیں تاکہ بڑے ہو کر اپنی روزی خُود کما سکیں اور باعزّت زِندگی بسر کر سکیں۔

سوالات

1- آٹھویں جماعت تک تعلیم دینے والے اِدارے کو کیا کہتے ہیں؟
2- کالج کسے کہتے ہیں؟
3- اپنے ضلعی صدر مقام کے بڑے ہسپتال کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
4- بنک میں روپیہ رکھنے کے فائدے بیان کریں؟
5- محکمۂ اوقاف کس قسم کی خدمات سرانجام دیتا ہے؟
6- بہبُودِ اطفال کے اِداروں میں کس قسم کے بچّوں کو داخل کیا جاتا ہے؟

حضرت آدم علیہ السّلام

یہ زمین اور آسمان، یہ سورج، چاند اور ستارے، یہ پہاڑ، دریا اور سمندر، یہ چرندے، پرندے اور دُوسری سب چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں۔ یہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں، شروع میں اِس پر کوئی اِنسان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اِس زمین کو آباد کرے اور اِس میں حضرت آدمؑ کو اپنا خلیفہ (نائب) بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو مٹّی سے پیدا کیا اور پھر فرِشتوں کو حُکم دیا کہ وہ آدمؑ کو سجدہ کریں۔ تمام فرِشتوں نے آدمؑ کو سجدہ کیا مگر اِبلیس نے سجدہ کرنے سے اِنکار کر دیا۔ اِبلیس کے اِنکار پر اللہ پاک سخت ناراض ہُوئے اور اُس کو جنّت سے نِکل جانے کا حُکم دیا۔ بچّو! چونکہ اِبلیس نے اللہ کا حُکم نہ مانا تھا، اس لیے اُسے ہمیشہ کے لیے ذلیل کر دیا گیا۔

حضرت آدمؑ اور اُن کی بی بی حضرت حوّاؑ بڑے آرام سے جنّت میں رہنے لگے۔ جنّت میں طرح طرح کے مزے دار پھل اور میوے تھے۔ وہاں سردی، گرمی، بھُوک، پیاس نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور اُن کی بی بیؑ کو ایک خاص درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا۔ اِبلیس نے بدلہ لینے کے لیے حضرت آدمؑ کو فریب دیا۔ حضرت آدمؑ نے اُس درخت کا پھل کھا لیا۔ اب آدمؑ اور حوّاؑ اپنے اِس فِعل پر بہُت پریشان ہوئے۔ رو رو کر توبہ کی اور اپنے گُناہ کی معافی مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں معاف کر دیا اور

نبی بنا کر زمین پر بھیج دیا۔

آدمؑ اور حوّاؑ پہلا اِنسانی جوڑا تھا جو دُنیا میں آیا۔ اِس طرح اِس زمین پر اِنسانی زِندگی شروع ہوئی۔ اِس دُنیا کے سارے اِنسان حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔ چونکہ حضرت آدمؑ پہلے اِنسان تھے اِس لیے اُنھیں "ابُوالبَشَر" بھی کہا جاتا ہے۔ ابوالبَشَر کے معنی ہیں اِنسانوں کا باپ۔

بچّو! اگر ہم اللہ تعالیٰ کا حُکم مانیں تو وہ ہم پر مہربان ہوگا اور دِین و دُنیا میں ہمیں کامیاب کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو شیطان کے فریب سے بچانے کے لیے دُنیا میں اپنے نبیؑ اور رسُولؑ بھیجے کہ وہ لوگوں کو نیکی اور سچّائی کی راہ بتلائیں۔ اُنھیں جنّت کی خُوش خبری دیں جو سِیدھی راہ چلیں گے۔

اِنسان دُنیا میں اللہ تعالیٰ کا نائب ہے اور اُسے ہر وقت اپنے اِس بڑے مقام کا خیال رکھنا چاہیئے۔

سوالات

1- دُنیا میں سب سے پہلے پیدا ہونے والے انسان کون تھے؟

2- اِبلیس نے حضرت آدم کو کیوں دھوکہ دیا؟

3- حضرت آدمؑ کو جنت سے کیوں نکالا گیا؟

4- "ابوالبَشَر" کے معنی کیا ہے؟

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حضرت ابراہیمؑ مُلک عراق میں پیدا ہُوئے۔ آپؑ کے والِد کا نام آزر تھا۔ آزر اور اُن کی قوم بُتوں کو پُوجتی تھی۔ اُس زمانے میں نمرُود وہاں کا بادشاہ تھا۔ وہ اپنے آپ کو خُدا کہلاتا اور لوگوں سے اپنی پُوجا کراتا تھا۔ عراق میں اُس زمانے میں کوئی بھی خُدائے واحِد کا نام لینے والا نہ تھا۔ اللہ پاک نے حضرت ابراہیمؑ کو نبی بنا کر اُس قوم کی ہدایت پر مقرّر فرمایا۔

ایک دِن جب حضرت ابراہیمؑ کی قوم کے لوگ شہر سے باہر میلے میں گئے ہُوئے تھے تو آپؑ مندر میں گئے۔ بڑے بُت کے سِوا تمام بُتوں کو کُلہاڑی سے توڑ دیا اور کُلہاڑی بڑے بُت کے کندھے پر رکھ کر چلے گئے۔ شام کو لوگ جب میلے سے واپس آئے تو بُتوں کی حالت دیکھ کر اُنھیں بڑا غُصّہ آیا۔ آپس میں کہنے لگے، ابراہیمؑ کے سِوا یہ حرکت کون کر سکتا ہے۔ لوگوں نے جب آپؑ سے پوچھا تو آپؑ نے فرمایا، ”یہ کام بڑے بُت نے کیا ہو گا۔ اُس سے پوچھو کیونکہ کُلہاڑی اُسی کے کندھے پر ہے“۔ لوگوں نے کہا، ”یہ بُت تو بالکل بے جان ہے“۔ اِس پر آپؑ نے فرمایا، ”پھر آپ اِن کی پُوجا کیوں کرتے ہیں؟“

نمرُود کو جب معلُوم ہُوا کہ یہ حرکت ابراہیمؑ نے کی ہے تو حُکم دیا کہ آپؑ کو آگ میں زِندہ جلا دیا جائے۔ جب آپؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو خُدا کے حُکم سے وہ آگ ٹھنڈی پڑ گئی۔ آپؑ آگ سے سلامت نِکل آئے۔ آپؑ نے نمرُود سے کہا کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے، لیکن وہ نہ مانا۔ حضرت ابراہیمؑ اللہ کے حُکم سے عراق چھوڑ کر مُلک شام کی طرف چلے گئے۔

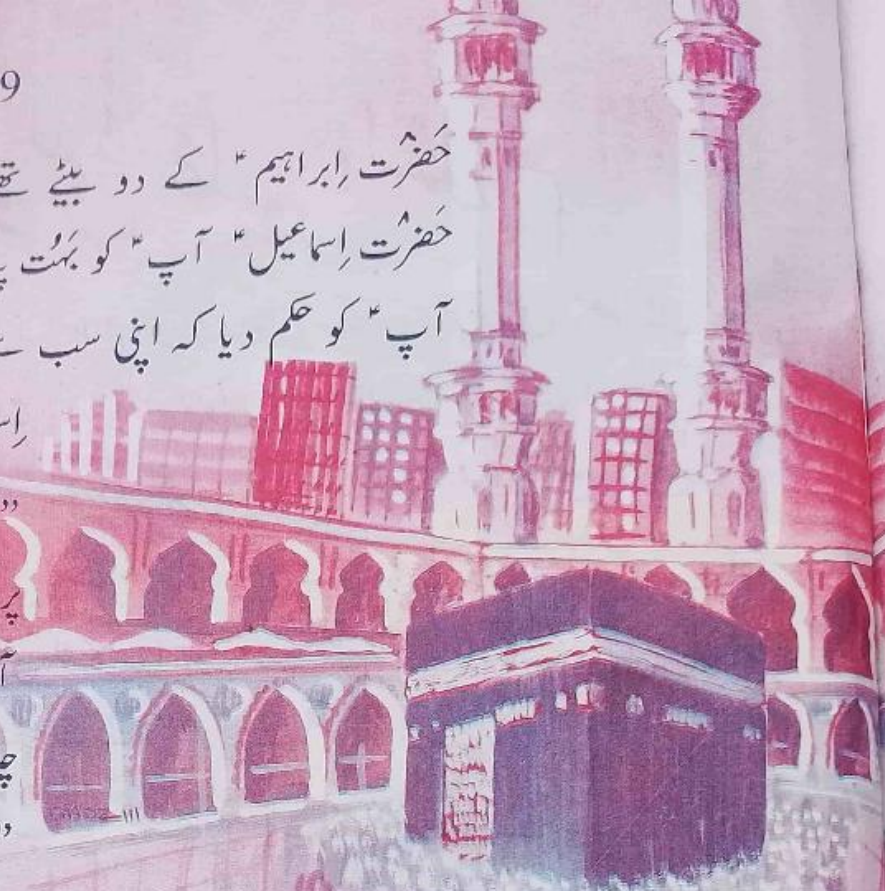

حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے تھے، اسماعیل علیہ السّلام اور اسحاق علیہ السّلام۔ حضرت اسماعیلؑ آپؑ کو بہت پیارے تھے۔ ایک دفعہ خواب میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو حکم دیا کہ اپنی سب سے پیاری چیز قربان کر دیں۔ آپؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو اللہ کا یہ حکم سُنایا تو بیٹے نے کہا،

"ابّا جان! اللہ نے آپؑ کو جو حکم دیا ہے اُس پر ضرور عمل کریں"۔

آپؑ نے اپنے بیٹے کو لِٹا دیا اور گلے پر چُھری چلائی تو وہ نہ چلی۔ اُسی وقت غیب سے آواز آئی،

"تم امتحان میں پُورے اُترے۔" اِس پر حضرت جبرائیل علیہ السّلام کا لایا ہُوا جانور حضرت اسماعیلؑ کی بجائے ذبح کیا گیا۔ بقر عید (عید الاضحیٰ) اِسی مُبارک دِن کی یاد میں منائی جاتی ہے اور تمام مُسلمان حضرت ابراہیمؑ کی اِس سُنت پر عمل کرتے ہُوئے قُربانی کرتے ہیں۔

اللہ پاک کے حکم سے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے مکّہ میں خانۂ کعبہ کی تعمیر کی۔ تمام دُنیا کے مُسلمان خانۂ کعبہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں وہاں حج کے لیے جاتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام بہت مہمان نواز تھے۔ آپؑ کی سخاوت اور مہمان نوازی تمام دُنیا میں مشہور ہے۔ آپؑ کو "ابُو الانبیا" (نبیوں کا باپ) بھی کہتے ہیں۔

سوالات

1- حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام کیا تھا؟
2- نمرُود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں جلانے کا حکم کیوں دیا تھا؟
3- حضرت ابراہیمؑ کے بیٹوں کے نام بتائیں۔
4- خانۂ کعبہ کی تعمیر کس نے کی؟

10129

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حضرت موسیٰ علیہ السّلام بنی اسرائیل کے خاندان میں مصر میں پیدا ہوئے۔ اُس زمانے میں وہاں فرعونوں کی بادشاہت تھی جو لوگوں پر بہت ظلم کرتے تھے۔ فرعون کو کسی نجومی نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اُس کی حکومت کو تباہ کر دے گا۔ فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو بھی لڑکا پیدا ہو، اُسے قتل کر دیا جائے۔ اُس کے حکم پر اُس کے ملازموں نے بہت سے معصوم بچے قتل کر ڈالے۔

حضرت موسیٰ ؑ جب پیدا ہوئے تو آپ ؑ کی والدہ نے آپ ؑ کو قتل ہونے سے بچانے کے لیے ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہا دیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے قریب سے گزرا تو فرعون کی بیوی نے اُسے دیکھ کر پانی سے نکلوا لیا۔ صندوق میں ایک خوبصورت معصوم بچّے کو دیکھ کر فرعون کی بیوی نے اُسے خود پالنے کا فیصلہ کیا۔ اِس طرح حضرت موسیٰ ؑ فرعون کے محل میں پرورش پانے لگے۔

آپ ؑ جوان ہوئے تو مدین شہر گئے۔ وہاں آپ ؑ کی ملاقات حضرت شعیب ؑ سے ہوئی۔ آپ ؑ نے دس سال تک اُن کی خدمت کی۔ حضرت شعیب ؑ نے آپ ؑ کی شادی اپنی بیٹی سے کر دی۔ کچھ عرصے بعد اپنی بیوی کے ساتھ واپس مصر کی طرف روانہ ہوئے۔

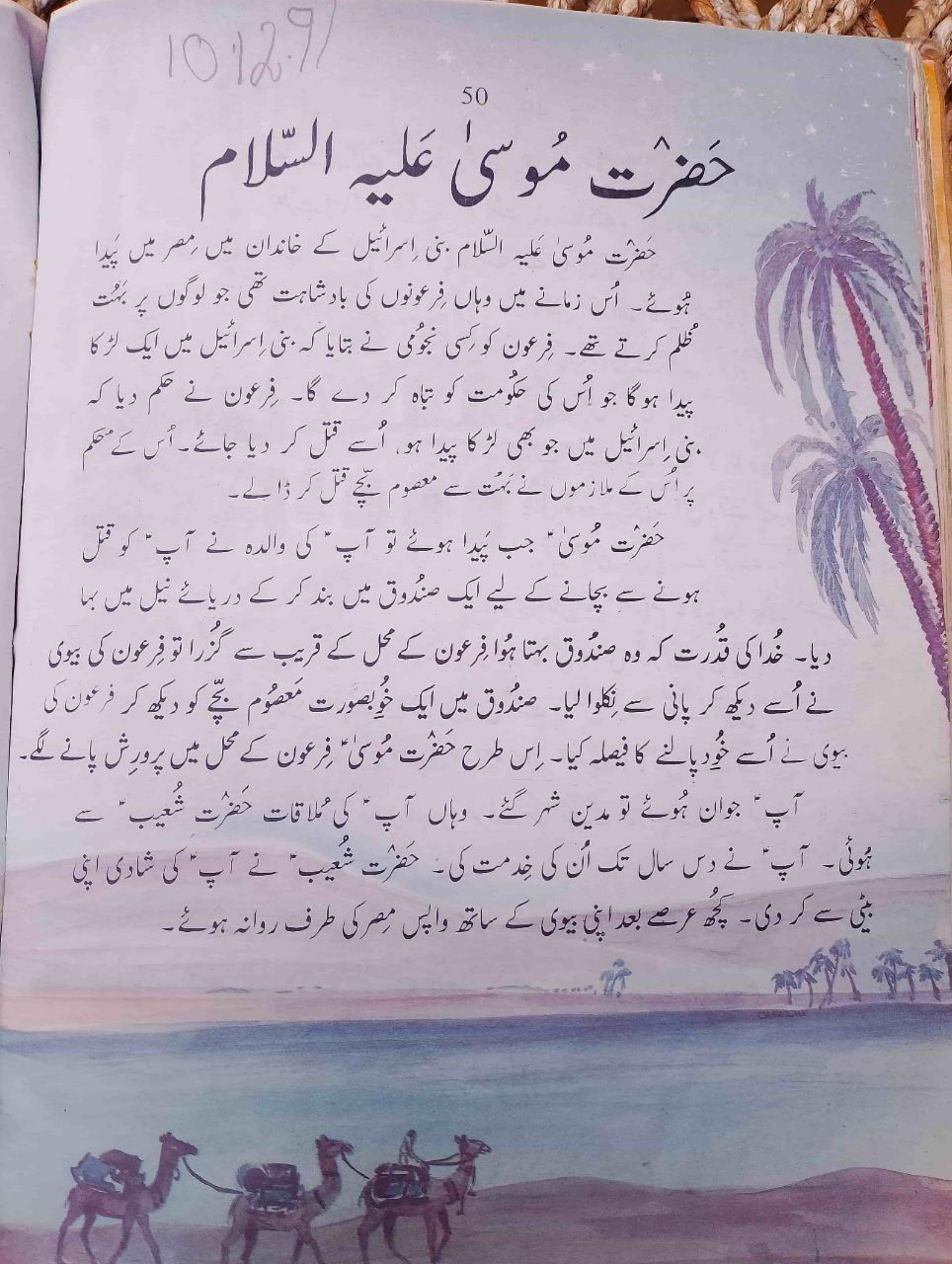

راستے میں "کوہِ طور" پر اللہ تعالیٰ نے آپ ؑ کو اپنا جلوہ دِکھایا اور پیغمبر بنائے جانے کی خُوشخبری دی۔ آپ ؑ پر آسمانی کِتاب "تورات" نازِل ہُوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مُوسیٰ ؑ کو دو مُعجزے بھی دیے۔ آپ ؑ اپنا ہاتھ بغل میں رکھ کر نِکالتے تو وہ سُورج کی طرح چمکنے لگتا۔ آپ ؑ اپنی لاٹھی زمین پر پھینکتے تو وہ ایک بڑا سانپ بن جاتی۔

اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپ ؑ نے فِرعون کو خُدائے واحِد پر ایمان لانے اور بنی اِسرائیل پر ظُلم بند کرنے کی نصیحت کی، لیکن فِرعون نہ مانا۔ اُس نے موسیٰ ؑ کے مُعجزوں کا جواب دینے کے لیے جادُوگروں کو جمع کیا۔ موسیٰ ؑ نے اللہ کی دی ہوئی قُدرت سے تمام جادُوگروں کو شِکست دی۔ وہ سب آپ ؑ پر ایمان لے آئے جس پر فِرعون نے تمام بنی اِسرائیل کے قتل کا مُحکم دے دیا۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے آپ ؑ کو اپنی قوم کے ساتھ مِصر سے چلے جانے کی ہدایت فرمائی۔ آپ ؑ نے ایسا ہی کیا۔ فِرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ آپ ؑ کا پیچھا کیا۔ دریائے نیل کے کِنارے پُہنچ کر آپ ؑ نے اپنی لاٹھی دریا پر ماری تو بہتا ہُوا پانی رُک گیا اور اُس میں راستہ بن گیا۔ آپ ؑ اپنی قوم سمیت اِس راستے پر دریا سے گزُر گئے۔ فِرعون بھی اپنے لشکر کے ساتھ اُسی راستے پر آگے بڑھا لیکن درمیان میں پُہنچا تو رُکا ہُوا پانی پھر سے بہنے لگا اور فِرعون اپنے تمام لشکر سمیت دریا میں غرق ہو گیا۔

سوالات

1- حضرت مُوسیٰ ؑ کہاں پیدا ہوئے تھے؟
2- حضرت مُوسیٰ ؑ فِرعون کے محل میں کس طرح پُہنچ گئے؟
3- آپ ؑ پر کون سی آسمانی کتاب نازِل ہوئی؟
4- اللہ تعالیٰ نے حضرت مُوسیٰ ؑ کو کون سے دو مُعجزے دیئے تھے؟

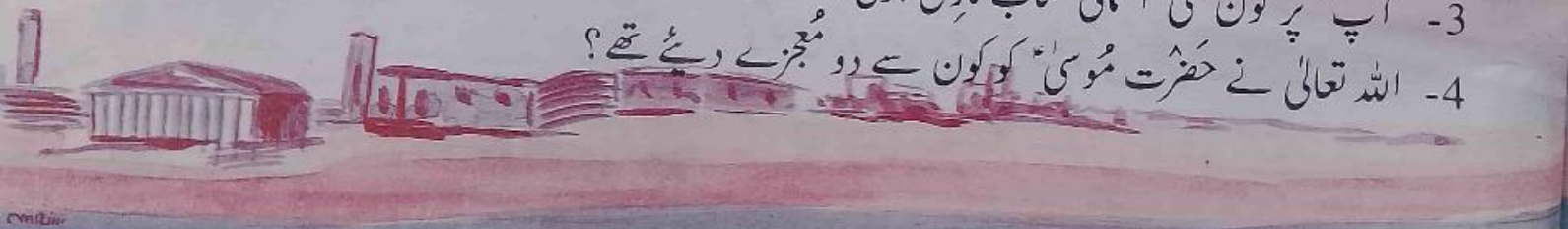

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مُلک شام میں پیدا ہُوئے۔ آپ ؑ کی والدہ حضرت مریم ؑ بڑی نیک خاتون تھیں۔ قُرآنِ پاک میں کئی جگہ حضرت عیسیٰ ؑ کا ذِکر آیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بنی اِسرائیل کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ یہ قوم بڑی جھُوٹی اور ظالم تھی۔ بنی اِسرائیل دُوسروں کا مال کھاتے اور نبیوں ؑ تک کو قتل کر دیتے تھے۔ دِین و اِیمان اور عِزّت کے بدلے مال، دولت اور لمبی زِندگی چاہتے تھے۔ اُن کے عُلماء بھی خُدا کے احکام کی پرُوا نہیں کرتے تھے اور لالچ کی خاطر حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر اللہ تعالیٰ نے اِنجیل شریف نازل فرمائی۔ آپ ؑ کو مُعجزے بھی دیئے گئے۔ آپ ؑ خُدا کے حکم سے بیماروں کو تندرُست اور اندھوں کو آنکھوں والا بنا دیتے۔ مُردوں کو زندہ کر دیتے۔ آپ ؑ شہر شہر، گاؤں گاؤں جاتے۔ لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بُلاتے اور اُن کی رُوح اور جسم دونوں کو شفا بخشتے۔ چند

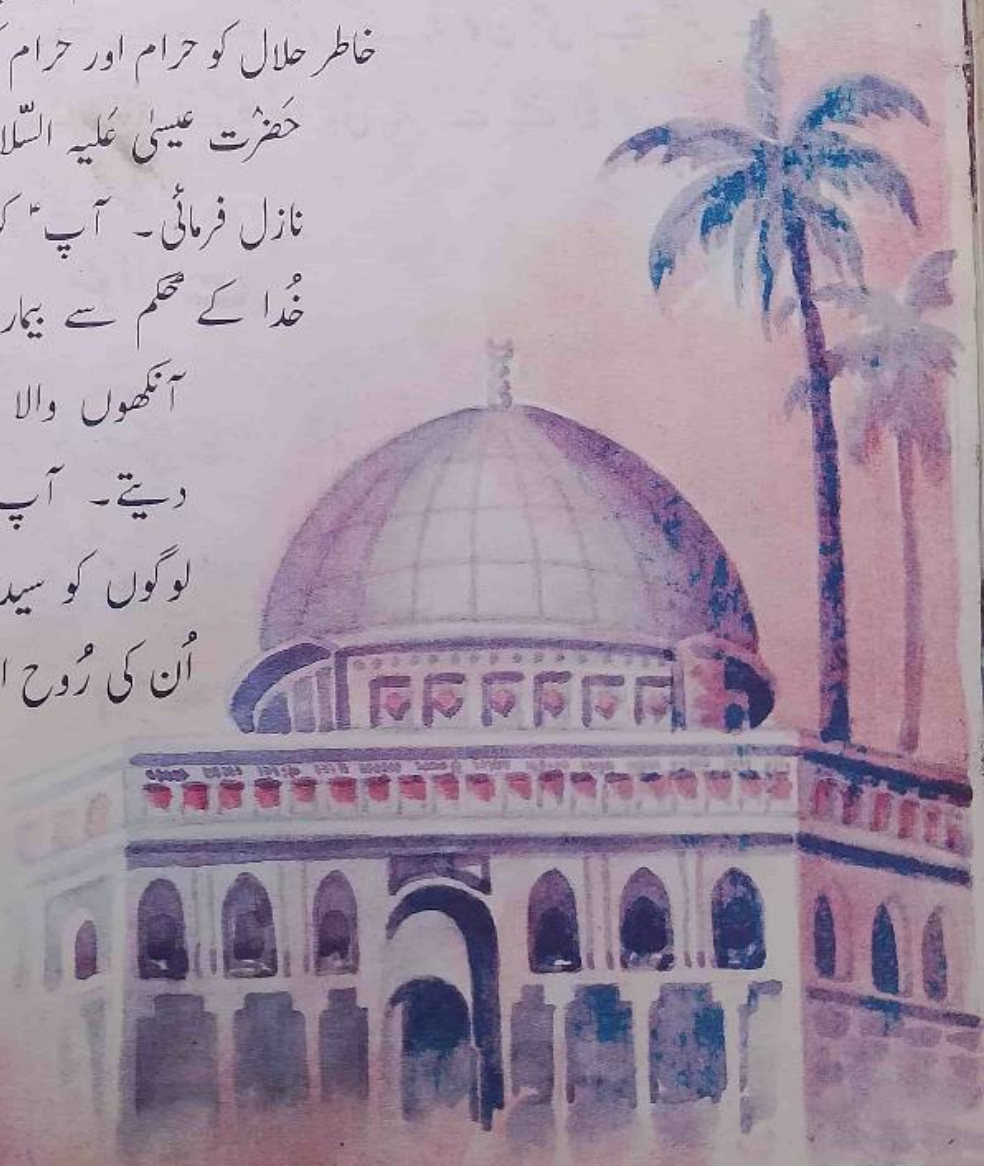

نیک اور شریف لوگ آپ ؑ پر ایمان لے آئے۔ قُرآنِ کریم نے اُن لوگوں کو "حواری" اور "انصار" کہا ہے۔ لیکن اُن کی تعداد بہُت ہی کم تھی۔

بچّو! بدبخت لوگوں نے ہمیشہ پیغمبروں ؑ اور نیک لوگوں کی مُخالفت کی ہے۔ وہ خُود تو گمُراہ ہوتے تھے، اپنے ساتھ اور بہُت سے لوگوں کو بھی گمُراہ کرتے، جبکہ پیغمبروں ؑ کے ساتھی تھوڑے سے نیک بخت اور شریف لوگ رہتے۔ اِسی طرح بنی اِسرائیل نے بھی حضرت عیسیٰ عَلیہ السّلام کو بہُت دُکھ دیئے۔ آپ ؑ کی سخت مخالفت کی۔ طرح طرح کے اِلزام لگائے۔ آپ ؑ کو دُشمنی اور خطرے کی نِگاہ سے دیکھا۔ یہاں تک کہ اُس وقت کے بادشاہ کو آپ ؑ کے خِلاف کر دیا۔ آخر کار آپ ؑ پر مُقدمہ چلایا گیا۔ بادشاہ نے آپ ؑ کو پھانسی کی سزا سُنائی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ؑ کو دُشمنوں کی سازش سے صاف بچا لیا اور آپ ؑ کو زِندہ اپنی طرف اُٹھا لیا۔

حضرت عیسیٰ عَلیہ السّلام نے لوگوں کو محبّت اور صبر کا سبق دیا۔ مُسلمانوں کا اِیمان ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلیہ السّلام اللہ کے بندے اور بہُت بڑے پیغمبر ہیں۔

سوالات

1- حضرت عیسیٰ ؑ کی والدہ کا کیا نام تھا؟
2- حضرت عیسیٰ ؑ کس قوم کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے؟
3- آپ ؑ پر کون سی آسمانی کِتاب نازِل ہُوئی؟
4- قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ ؑ پر ایمان لانے والے لوگوں کو کیا کہا گیا ہے؟
5- اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ؑ کو اپنی طرف کیوں اُٹھا لیا؟

حضرت محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

ہمارے پیارے نبی حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم عرب کے مشہور شہر مکّہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ؐ کے والد کا نام حضرت عبدُ اللہ اور والدہ کا نام بی بی آمنہ تھا۔ آپ ؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ پر قرآنِ کریم نازل کیا جو کتابوں میں سب سے افضل ہے۔

ہمارے نبی ؐ بہت نیک اور بڑے ایمان دار تھے، لوگ آپ ؐ کو صادق یعنی سچّا اور امین یعنی امانت دار کہہ کر پکارتے تھے۔ جب آپ ؐ جوان ہوئے تو آپ ؐ کی شادی حضرت خدیجہ ؓ سے ہوئی۔ حضرت خدیجہ ؓ بہت نیک اور امیر خاتون تھیں۔ شادی کے بعد آپ ؐ زیادہ وقت غارِ حرا میں عبادت میں گزارتے۔ حضور ؐ کی عمر جب چالیس سال کی ہوئی تو خدا نے آپ ؐ کو نبی بنایا اور قرآنِ مجید نازل ہونا شروع ہوا۔ ایک دن آپ ؐ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا:

"لوگو! میں خدا کا رسول ہوں۔ خدا ایک ہے۔ اُسی کی عبادت کرو۔ بتوں کی پوجا چھوڑ دو۔ یہ بت تو بے جان ہیں۔ نہ تمھیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان"۔

یہ سُن کر لوگ آپ ؐ کے دشمن ہو گئے اور طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔ مگر آپ ؐ اُف تک نہ کرتے اور لوگوں کو خدا کا پیغام سُناتے رہتے۔ حضرت خدیجہ ؓ اور حضور ؐ کے چچا ابُو طالب کا انتقال ہو گیا تو لوگ آپ ؐ کو اور زیادہ ستانے لگے۔ آپ ؐ کو قتل کرنے کی سازش کی گئی، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کو خبر کر دی اور آپ ؐ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکّہ سے مدینہ چلے گئے۔ اِس واقعہ کو ہجرت کہتے ہیں۔ حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی

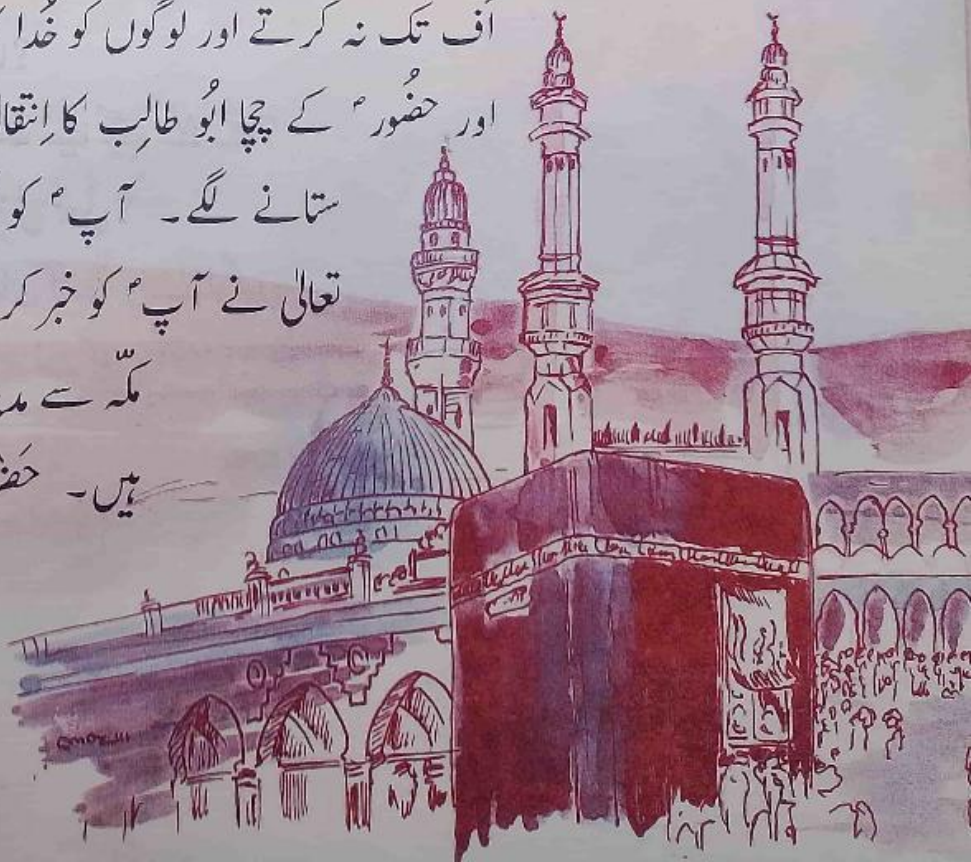

پیدائش سے پہلے عرب کے لوگ بُتوں کو پُوجتے تھے۔ شراب پیتے، جُوا کھیلتے، لڑکیوں کو زِندہ دفن کر دیتے اور لُوٹ مار کرتے۔ آپ ؐ نے اِن تمام خرابیوں کو دُور کیا اور لوگوں کو ایک خُدا پر اِیمان لانے کا سَبق دیا۔

آپ ؐ بَہُت رحم دِل تھے۔ چھوٹے بچّوں سے بہُت پیار کرتے تھے۔ کھانے کی کوئی چیز آپ ؐ کے پاس آتی تو مجلس میں جو سب سے کم عُمر ہوتا پہلے اُسے دیتے۔ ایک دفعہ آپ ؐ نے ایک بچّے کو سردی میں ننگا پھرتے دیکھا تو پیار کر کے گود میں اُٹھا لیا۔ اپنے گھر لے آئے اور اُسے کپڑے دِیئے۔ آپ ؐ لوگوں کی ہر مُمکن مدد فرماتے۔

ہمارے نبی ؐ صفائی کا بَہُت خیال رکھتے تھے۔ ہمیشہ اپنا جسم، کپڑے اور دانت صاف رکھتے۔ لوگوں کو فرمایا کرتے کہ پاک صاف رہا کرو۔ مِسواک کیا کرو۔ بال سنوار لیا کرو اور یہ بھی فرمایا، ”صفائی نِصف اِیمان ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے مَحبّت کرتا ہے جو پاک صاف رہتے ہیں“۔

سوالات

1- ہمارے نبی ؐ کے والِد اور والدہ کے نام کیا تھے؟
2- مکّہ کے لوگ آپ ؐ کو صادِق اور امین کیوں کہتے تھے؟
3- حضرت مُحمّد ؐ کی پیدائش کے وقت عربوں کی عادتیں کیسی تھیں؟
4- صفائی کے بارے میں ہمارے نبی ؐ کیا اِرشاد فرمایا کرتے تھے؟

سَردار عبدُالربّ نِشتر

سَردار عبدُالربّ نِشتر 1890ء میں پشاور میں پیدا ہُوئے۔ تعلیم سے فارِغ ہونے کے بعد آپ نے وکالت شروع کی اور جلد ہی بہُت مشہُور ہوگئے۔

اُس دَور میں ہمارے مُلک پر انگریزوں کا قبضہ تھا۔ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کی کوشِشیں جاری تھیں۔ آپ بھی مُلک کو آزاد کرانے کے لیے دُوسرے مُسلمان رہنماؤں کی طرح ایک سیاسی جماعت کانگرِس میں شامل ہوگئے۔ ہندُوؤں کی اِسلام دُشمنی دیکھ کر آپ کانگرِس سے علیحدہ ہو کر مُسلم لِیگ میں شامل ہوگئے۔ سَردار نِشتر 1935ء میں سرحد اسمبلی کے رُکن اور 1937ء میں کُل ہند مُسلم لیگ کے رُکن چُنے گئے۔ قائدِ اعظم مُحمّد علی جناحؒ نے صُوبہ سرحد میں مُسلم لیگ کی تنظیم کا کام آپ کے ذِمّے لگایا۔

پاکستان بننے پر آپ دستُور ساز اسمبلی کے رُکن رہے اور مُلک کا آئین بنانے میں مدد کی۔ آپ چار سال تک پاکستان کے وزیرِ صحّت اور دو سال تک صُوبۂ پنجاب کے گورنر رہے۔ گورنری کے اِس مُختصر عرصے میں آپ نے خلُوص، غریب پروری اور قومی جذبے کی روشن مثالیں قائم کیں۔ آپ اِسلامی اُصولوں پر سختی سے عمل کرتے تھے۔

14 فروری 1957ء کو آپ کو دِل کا دُورہ پڑا اور آپ وفات پاگئے۔

سَردار عبدُالربّ نِشتر کو کراچی میں بانیٔ پاکستان قائدِ اعظمؒ کے مزار کے احاطے میں دفن کیا گیا ہے۔

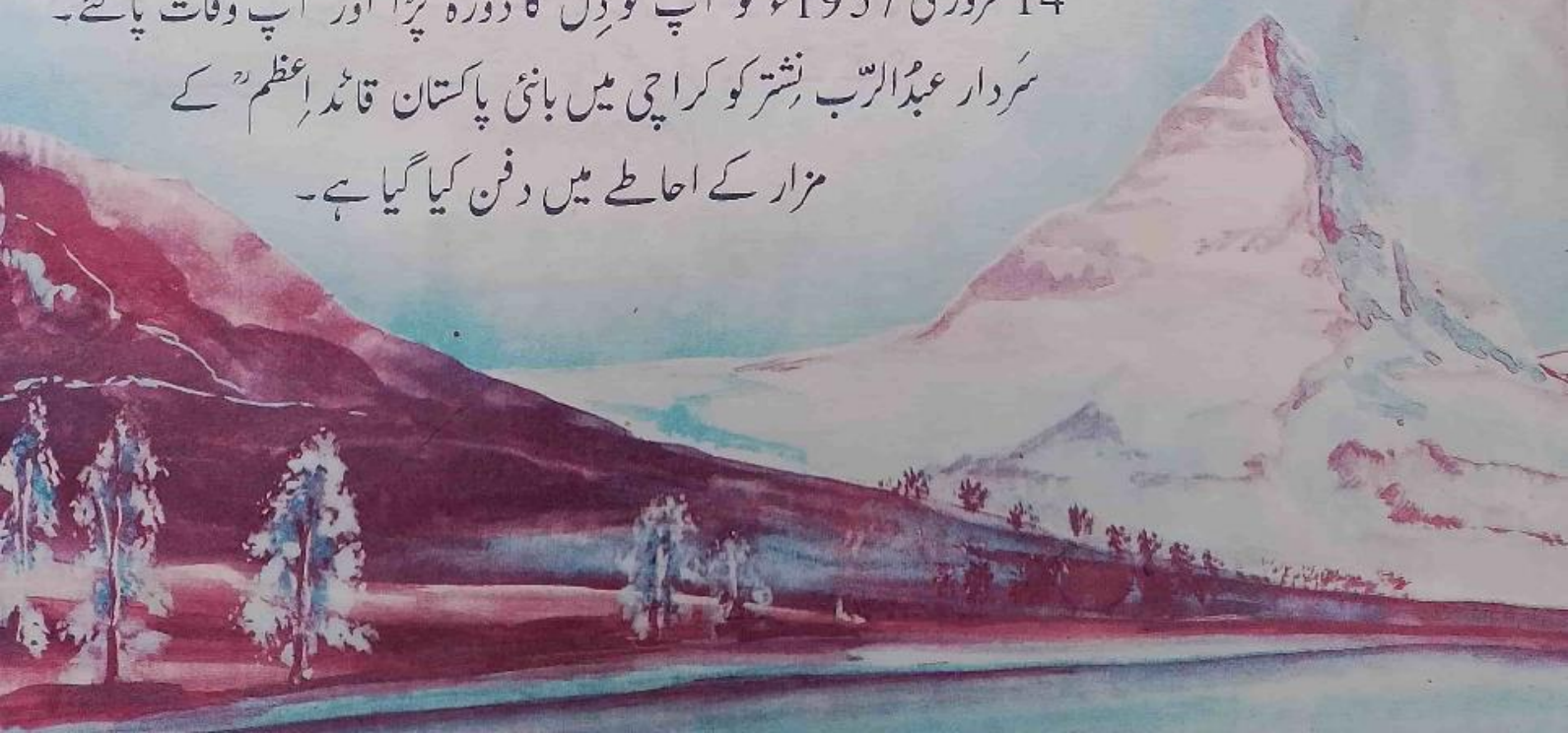

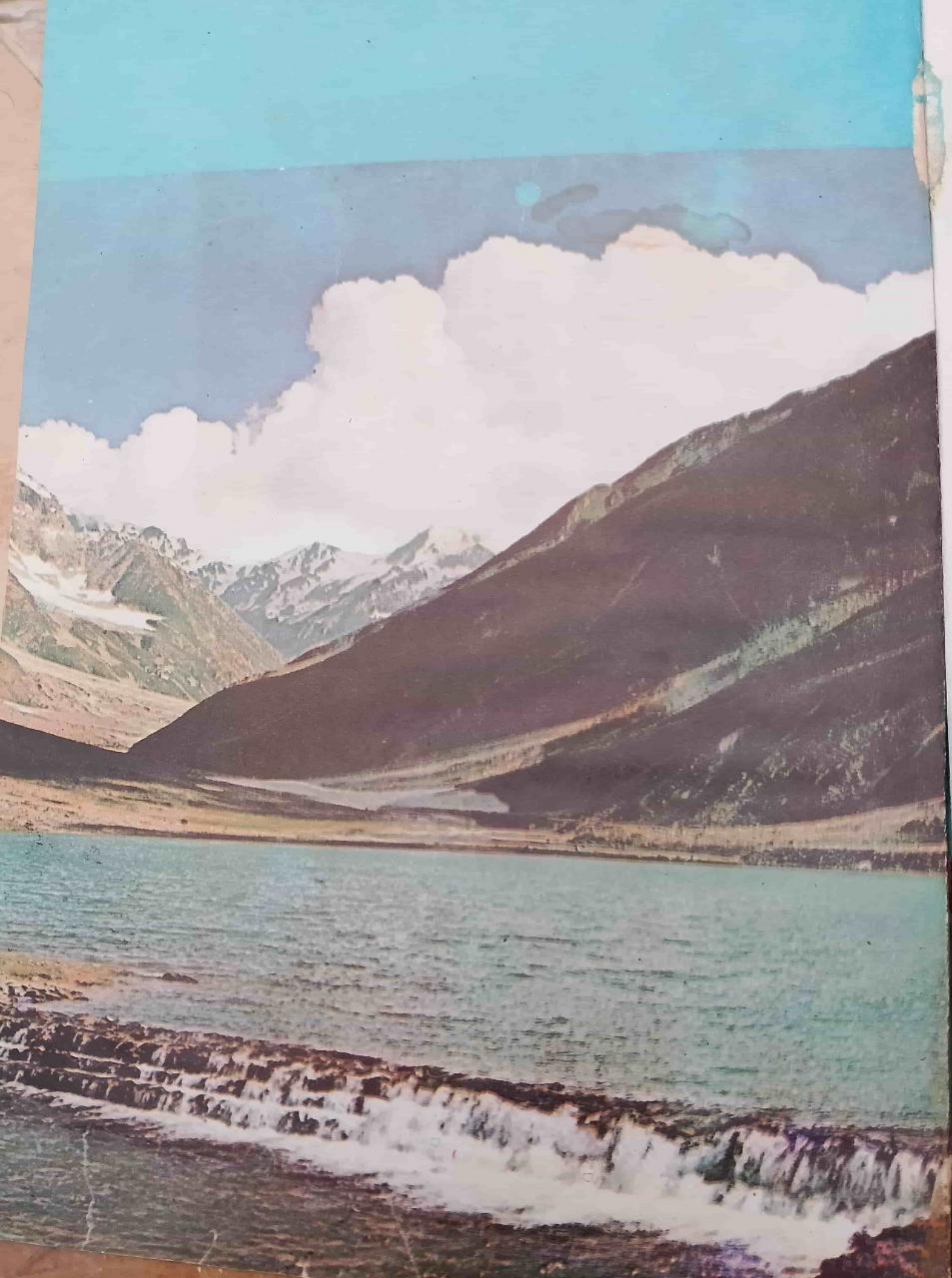

جملہ حقوق بحقِ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور و منظور شدہ محکمۂ تعلیم صوبہ سرحد
بطور واحد نصابی کتاب برائے جملہ مدارس ضلع پشاور

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد　　کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام　　قوّتِ اخوّتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچمِ ستارہ و ہلال　　رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال　　جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

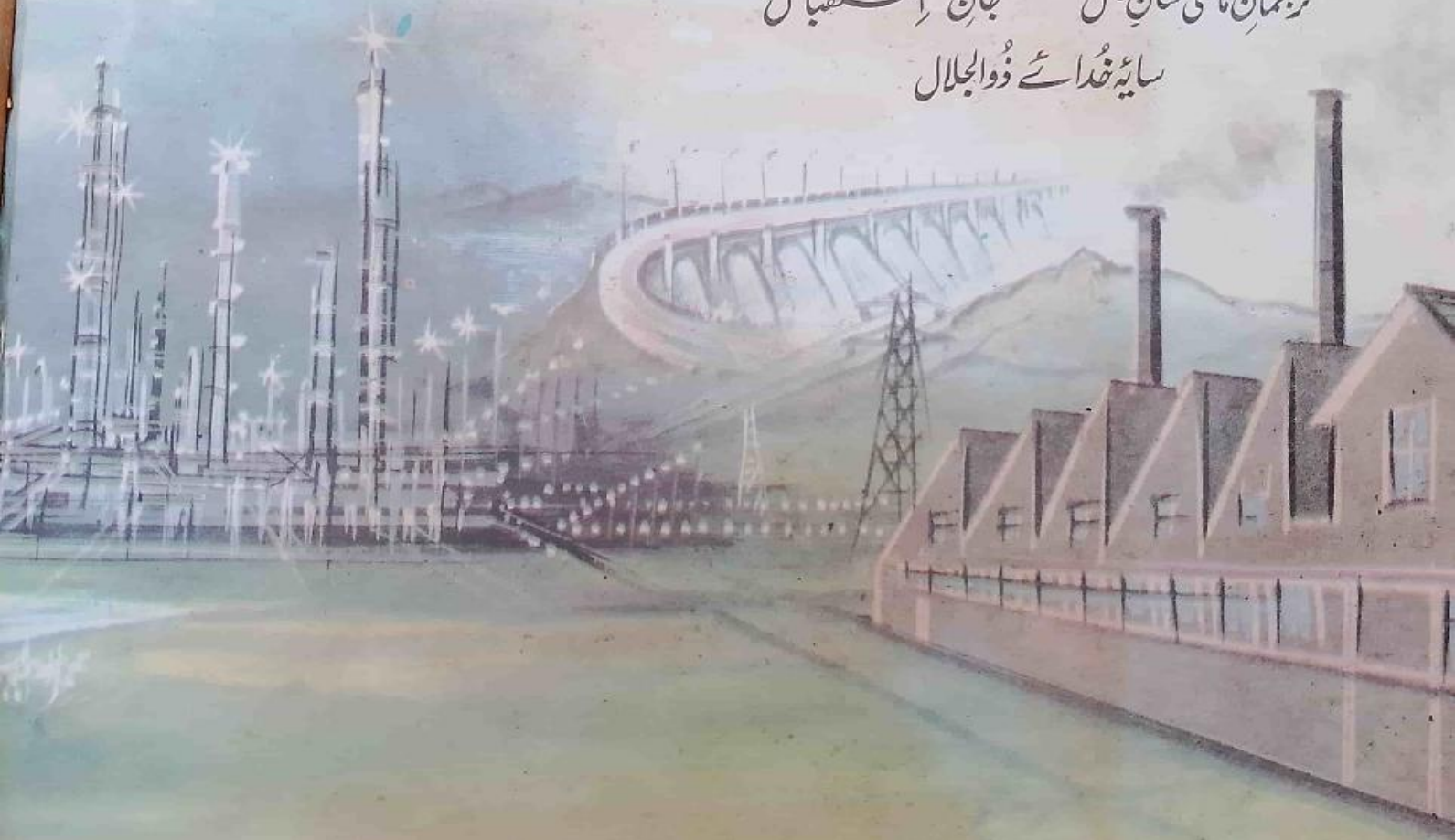

کوڈ نمبر	تعداد	قیمت	سیریل نمبر
BP/EU-1-J12	28,000	Rs.9.25	2287